اسلامیات سیریز 28

# تفسیر

I-C.C.R
RFC 37

# واذا سمعوا (۷)

(پارہ)

از

مولانا ابوالکلام آزاد

ہدیہ - دس آنے

DZAL ABU'L A'LA M.

TAFSEER WAEZA

SAME'U.7.

MAKTABA JAMIA LTD.
URDU BAZAR,
DELHI-6.

اسلامیات سیریز ۲۸

# وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

# تَفْسِيْر

# پارہ وَاِذَا سَمِعُوْا (۷)

اِمام الہند حضرت مَولانا ابُوالکلام آزاد (مرحوم)

یکے از مطبوعات

شمیم بُکڈپو۔ ۴ عبدالکریم روڈ۔ لاہور

ھَدْیَہ دس آنے (۱۰)

COUNCIL FOR CULT... RELATIONS
N W DELHI

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ ۸۲ الجزء ۷
تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ
اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا
مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَاَثَا
بَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ
وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

چنانچہ اسلام کے ابتدائی عہد میں کہ دعوتِ حق کی غربت و بیچارگی کا زمانہ تھا، نجاشی یعنی تیگوش حبش کا مسیحی فرمانروا بغیر دیکھے ایمان لے آیا۔ مسلمانوں کی جو جماعت ہجرت کر کے حبش چلی گئی تھی نجاشی نے ان سے خواہش کی کہ اپنے پیغمبر کا کلام سناؤ۔ انہوں نے سورہ مریم کی تلاوت کی۔ نجاشی کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے وہ بول اٹھا "اس کلام میں وہی روح بول رہی ہے جو مسیح میں گویا ہوئی تھی۔

نجاشی کے علاوہ خود عرب میں بھی عیسائیوں کی بڑی تعداد ایمان لے آئی لیکن یہودیوں کے جمود میں جنبش نہ ہوئی وہ برابر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں خیبر سے جلاوطن کئے گئے۔

اور جب یہ (عیسائی) وہ کلام سنتے ہیں جو اللہ کے رسول پر نازل ہوا ہے، تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھیں جوش گریہ سے بہنے لگتی ہیں کیونکہ انہوں نے (اس کلام) کی سچائی پہچان لی ہے اور وہ (بے اختیار) بول اٹھتے ہیں "خدایا! ہم (اس کلام پر) ایمان لائے پس ہمیں بھی انہی میں سے لکھ لے جو (تیری سچائی کی) گواہی دینے والے ہیں!" ۸۳

اور (وہ کہتے ہیں) ہمیں کیا ہو گیا ہے ہم اللہ پر اور اس کلام پر جو سچائی کے ساتھ ہمارے پاس آیا ہے ایمان نہ لائیں اور اللہ سے اسکی توقع نہ رکھیں کہ وہ ہمیں نیک کردار انسانوں کے گروہ میں داخل کر دے؟" تو (دیکھو) خدا نے ان کے اس کہنے کے صلے میں انہیں (سرورِ ابدی کی) جنتیں عطا ۸۴
فرمائیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اس لئے ان کی بہار کے لئے کبھی خزاں نہیں) وہ ہمیشہ ان جنتوں میں رہینگے ایسا ہی بدلہ ہے جو نیک کرداروں کے لئے ٹھہرا دیا گیا ہے! ۸۵

سول ایجنٹس

ظفر برادرز بنک سکوئر دی مال۔لاہور

سندھ و کراچی کے لئے:۔ ورائٹی کارنر بک سٹال ــــ حیدرآباد

باہتمام

ظفر احمد قریشی

پرنٹر و پبلشر

مالک شمیم بکڈپو۔ لاہور

محمد علی قریشی ادیبی

نے

پاک پبلشرز پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر

شمیم بکڈپو لاہور سے شائع کی

كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ٨٩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ
وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ ٩٠
وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ
الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ ٩١

رکھنا چاہیئے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ (سمجھ بوجھ کر) کھا بیٹھو اور چاہیئے کہ اپنی قسموں کی نگہداشت کرو (کہ کھا کر توڑنی نہ پڑیں) اللہ اس طرح اپنی آیتیں تم پر واضح کر دیتا ہے تاکہ شکر گزار ہو۔ ٨٩

مسلمانو! بلاشبہ شراب، جوا، معبودان باطل کے نشان، اور پانسے، شیطانی کاموں کی گندگی ہے، تو ان سے اجتناب کرو تاکہ تم کامیاب ہو۔ ٩٠

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور کینہ ڈلوا دے اور تمہیں خدا کے ذکر اور نماز سے باز رکھے (کیونکہ ان دونوں چیزوں میں پڑنے کا لازمی نتیجہ یہی ہے) پھر (بتلاؤ! ایسی برائیوں سے بھی) تم باز رہنے والے ہو یا نہیں؟

اور (دیکھو!) اللہ کی اطاعت کرو، اللہ کے رسول کی اطاعت کرو، اور (برائیوں سے) بچتے رہو۔ پھر اگر تم نے روگردانی کی تو جان رکھو، ہمارے پیغمبر پر تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے (عمل کرنا یا نہ کرنا تمہارا کام ہے۔ اور جیسا تمہارا عمل ہوگا، ویسا ہی نتیجہ بھی پاؤ گے)۔ ٩٢

ع ۱۰ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ
۸۷ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا
۸۸ طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ
بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ
فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ
اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ

---

لیکن جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو (محجود وعناد سے) جھٹلایا تو وہ دوزخی ہیں
۸۶ (ان کے لیے نعیم ابدی کی بہشتوں میں کوئی حصہ نہ ہوگا)

سلسلہ بیان اب پھر اوامر و نواہی کی طرف پھرتا ہے پیروان مذاہب کی ایک بہت بڑی گمراہی یہ رہی ہے کہ انہوں نے ترک دنیا کو تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھ لیا ہے چنانچہ عیسائیوں نے رہبانیت کا طریقہ نکالا اور اسمیں یہانتک بڑھے کہ دنیا کی تمام حلال لذتیں اور راحتیں اپنے اوپر
۸۷ حرام کرلیں چونکہ پچھلی آیات میں عیسائی راہبوں کی نرم دلی اور دنیا کی تعریف کی گئی تھی اس لئے ضروری تھا کہ ان کی اس گمراہی کی طرف بھی اشارہ کردیا جاتا چنانچہ فرمایا کہ۔

۸۸ (۱) جو اچھی چیزیں خدا نے حلال کردی ہیں یعنی زندگی کی جائز لذتیں اور راحتیں انہیں اپنے اوپر حرام نہ کرو ایسا کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں ہے بلکہ راہ عمل میں حد سے گذر جانا ہے
(۲) لوگ اس طرح کی قسمیں کھا لیتے تھے کہ فلاں حلال چیز نہیں کھائیں گے اور حلال راحت و لذت ہم پر حرام ہوگی فرمایا لغو قسموں کا اعتبار نہیں سمجھ بوجھ کر کھائی ہو اور توڑنی پڑے تو کفارہ دو۔
(۳) شراب جوا مسودان باطل کے شان سب حرام ہیں۔

مسلمانو! خدا نے جو اچھی چیزیں تم پر حلال کردی ہیں انہیں اپنے اوپر حرام نہ کرو اور (روک ٹوک میں) حد سے نہ گزرو اللہ حد سے گزر جانیوالوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور جو کچھ خدا نے تمہیں رزق دے رکھا ہے اس میں سے اچھی اور حلال چیزیں (بلا تامل) کھاؤ اور اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔ تمہاری قسموں میں سے جو قسمیں لغو (اور بے معنی ہوں) ان پر خدا تم سے مواخذہ نہیں کریگا ان پر کریگا جنہیں تم نے (سمجھ بوجھکر) کھایا ہو تو اگر کوئی قسم توڑنی پڑے تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے درمیانی درجہ کا کھانا جیسا تم اپنے بچوں کو کھلایا کرتے ہو یا (دس مسکینوں کو کھانا کی جگہ) کپڑا پہنا دینا یا ایک غلام آزاد کردینا اور اگر (یہ سب کچھ) میسر نہ آئے تو پھر تین دن تک دیے دوزہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ
تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ
بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ
قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ
بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ

(۶) لیکن حالتِ احرام میں دریا اور سمندر کا شکار جائز ہے۔

(۷) اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو لوگوں کے لئے قیام امن و اجتماع کا ذریعہ ٹھہرا دیا ہے، اور اس کے علم میں بے شمار مصلحتیں اور برکتیں ہیں جو نہیں اس معاملہ سے حاصل ہوں گی۔ پس اس کی حرمت کے شعائر، اعمال قائم رکھو اور ان میں کسی طرح کا فتور واقع نہ ہونے دو۔

مسلمانو! شکار کے معاملہ میں جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے (یعنی ہتھیار) پہنچیں، خدا ضرور تمہاری (فرمانبرداری کی) ایک حد تک آزمائش کرے گا، تاکہ معلوم ہو جائے کون خدا سے غائبانہ ڈرتا ہے (اور جنگلوں اور میدانوں کی تنہائی میں جہاں کسی انسان کی نگاہ دیکھنے والی نہیں، اپنا ہاتھ روکے رکھتا ہے۔ اور کون ہے جو اس کے احکام سے بے پروا ہے) پھر (دیکھو) اس (حکم) کے بعد (بھی) جو کوئی حد سے گذر جائے، تو اس کے لئے عذاب دردناک ہے!

مسلمانو! جب تم احرام کی حالت میں ہو۔ تو شکار کے جانور نہ مارو، اور جو کوئی تم میں سے جان بوجھ کر مار ڈالے، تو چاہیئے کہ اس کا بدلہ دے (اور وہ یہ ہے کہ) جیسے جانور کو مارا ہے، اس کے مانند مویشی میں سے ایک جانور کعبہ پہنچا کر قربان کیا جائے، اور مویشی کو تم میں سے دو منصف ٹھہرا دیں، یا کفارہ دے (اور وہ یہ ہے)

وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ع ۱۳ ۹۳ ۲

(۴) سورۂ نساء (آیت ۹۳) میں گذر چکا ہے کہ شراب کی عادت اہل عرب کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ اس لئے بتدریج حکم حرمت کا نزول کیا گیا۔ آخری حکم جو اس بارے میں نازل ہوا، وہ سورت کی آیت (۹۱) ہے۔ اس کے علاوہ علت و حرمت کے اور تمام احکام بھی یکے بعد دیگرے نازل ہوئے تھے۔ قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ جن لوگوں نے حرمت سے پہلے ممنوعہ اشیاء استعمال کی ہیں۔ کیا اس کے لئے بھی وہ جواب دہ ہوں گے؟ یہاں یہ خدشہ رفع کر دیا گیا۔ فرمایا۔ اس کے لئے کوئی مواخذہ نہ ہوگا جن لوگوں کا یہ شیوہ رہا ہے کہ یکے بعد دیگرے انہیں کسی بات سے روکا گیا اور ہر مرتبہ رک گئے اور ایمان و عمل میں پکے رہے تو ظاہر ہے کہ ان سے اتباع حق میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں ہوئی، ان سے مواخذہ کیوں ہو؟

(۵) احرام کی حالت میں جو شکار سے روکا گیا ہے، تو اسے ہلکی بات نہ سمجھو۔ اس میں تمہارے لئے اتباع و اطاعت کی آزمائش ہے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر شکار کر بیٹھے تو اسے اس کا بدلہ یا کفارہ دینا چاہئے۔ ۹۵

جو لوگ ایمان لائے، اور اچھے کام کئے، وہ جو کچھ (حرمت کے حکم سے پہلے) کھا پی چکے ہیں۔ اس کے لئے ان پر کوئی گناہ نہیں جبکہ وہ (آئندہ کے لئے) پرہیزگار ہو گئے۔ اور ایمان لے آئے اور اچھے کام کئے، اور (جب انہیں کسی بات سے روکا گیا تو اس سے رک گئے) اور (حکم الٰہی پر) ایمان لائے۔ اور اچھے کام کئے، اور (اسی طرح) پھر (روکے گئے تو پھر بھی) پرہیز کیا اور (حکم الٰہی پر) ایمان لائے، اور اچھے کام کئے (تو یقیناً ایسے لوگوں سے ان کی سابقہ باتوں کے لئے کوئی مواخذہ نہیں ہو سکتا۔ وہ نیک کردار ہیں) اور اللہ نیک کرداروں کو دوست رکھتا ہے

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ
وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ۝ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ ۹۷
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ۹۸
مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝ ۹۹

اللہ نے کعبہ کو کہ حرمت کا گھر ہے، لوگوں کے لئے (امن و جمعیت کے) قیام کا ذریعہ ٹھہرایا ہے۔ نیز حرمت کے مہینوں کو اور (حج کی) قربانی کو اور (قربانی کے) ان جانوروں کو جن کی گردنوں میں (علامت کے لئے) پٹے ڈال دیتے ہیں (پس کعبہ کی، اور کعبہ کے ان تمام رسوم و آداب کی حرمت قائم رکھو) یہ اس لئے کیا گیا تاکہ تم جان لو، آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے، اللہ سب کا حال جانتا ہے، اور وہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے! ۹۷

جان لو! کہ اللہ (پاداشِ عمل میں) سخت سزا دینے والا ہے، اور (ساتھ ہی) بخشنے والا رحمت والا ہے! ۹۸

خدا کے پیغمبر کے ذمے اس کے سوا کچھ نہیں کہ پیغام پہنچا دے (عمل کرنا یا نہ کرنا تمہارا کام ہے) اور جو کچھ تم کھلے طور پر کرتے ہو، اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہو۔ خدا کے علم سے پوشیدہ نہیں! ۹۹

مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ
عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
ذُو انْتِقَامٍ ۝ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ
لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

---

مسکینوں کو (اس کی قیمت کے لحاظ سے) کھانا کھلائے۔ یا پھر
مسکینوں کی گنتی کے برابر روزے رکھے۔ تاکہ اپنے کئے کی جزاء
(کا مزہ) چکھ لے۔ اس سے پہلے جو ہو چکا، خدا نے اس سے درگذر
کیا، لیکن جو کوئی پھر کرے گا۔ تو خدا اس سے (نافرمانی کا) بدلہ لے گا
اور اللہ (اپنے کاموں میں) غالب اور (ہر عمل کے لئے اس کی) جزا
۹۵ رکھنے والا ہے!

تمہارے لئے سمندر اور دریا کا شکار اور کھانے کی چیزیں
(جو بے شکار ہاتھ آجائیں۔ مثلاً مچھلی جو پانی سے الگ ہو کر
مرگئی ہو، احرام کی حالت میں بھی) حلال ہے۔ تاکہ اُن سے خود
تمہیں بھی فائدہ پہنچے، اور اہل قافلہ بھی فائدہ اٹھائیں، لیکن
خشکی کا شکار، جب تک احرام کی حالت میں ہو، تم پر حرام ہے۔
پس اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو، کہ اُسی کی طرف تم
۹۶ سب جمع کرکے لے جائے جاؤ گے!

۱۰۲ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝ مَا
جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ
وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۖ وَأَكْثَرُهُمْ
۱۰۳ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلٰى مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَ
إِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَآءَنَا ۚ أَوَلَوْ

"بحیرہ" اس اونٹنی کو کہتے تھے جس کے کان علامت کے لئے شق کر دیئے گئے ہوں اور بتوں کی نیاز میں چھوڑ دی گئی ہو۔ یہ وہ اونٹنی ہوتی تھی جس سے پانچ بچے پیدا ہو جاتے تھے

سائبہ اس اونٹنی کو کہتے تھے۔ جسے دیوتاؤں کے نام پر چھوڑ دیا ہو۔ نہ تو کوئی اس پر سوار ہو سکتا تھا نہ اس کے بال کاٹ سکتا تھا نہ اس کا دودھ اپنے کام میں لا سکتا تھا۔

"وصیلہ" اس بکری کو کہتے تھے جس کے پہلوٹھے کے اور پیلے دو بچے مادہ ہوتے تھے۔ اسے متبرک سمجھتے اور چھوڑ دیتے تھے۔

"حام" اس اونٹ کو کہتے تھے جس کی نسل سے دس بچے پیدا ہو گئے ہوں اسے بھی چھوڑ دیتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اسے ذبح کرنا یا کام میں لانا جائز نہیں

فرمایا۔ یہ سب خرافات اور توہم پرستی ہے۔ خدا نے ان باتوں میں سے کچھ بھی نہیں ٹھہرایا ہے۔

(۱) اگر لوگ گمراہ ہو جائیں تو ان کی گمراہی تمہاری دلیل و حجت نہیں ہو سکتی کہ تم کہو سب گمراہ ہو رہے ہیں تو اکیلی ہماں ہم کیا کریں ہر آدمی پر ذمہ داری خود اس کے نفس

(دیکھو) یہ واقعہ ہے کہ تم سے پہلے ایک گروہ نے (یعنے بنی اسرائیل نے) ایسی ہی باتیں کر (کر) کر پوچھی تھیں۔ پھر نتیجہ یہ نکلا کہ (سر سے احکام الٰہی ہی کے) منکر ہو گئے۔

"بحیرہ" اور "سائبہ" اور "وصیلہ" اور "حام" میں سے کوئی چیز بھی خدا نے نہیں ٹھہرائی ہے لیکن جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کر لی وہ اللہ پر جھوٹ کہہ کر افترا کرتے ہیں اور ان میں زیادہ تر ایسے ہی لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ سے محروم ہیں

اور جب ان سے کہا جاتا ہے (عقل و بصیرت کی) اس بات کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل کی ہے۔ نیز اللہ کے رسول کی طرف رجوع ہو تو کہتے ہیں "ہمارے لئے تو وہی طریقہ بس کرتا ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو چلتے دیکھا ہے" (ان سے

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ
الْخَبِيثِ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ ع ۱۰۰
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ
تَسُؤْكُمْ ۖ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ
عَفَا اللَّهُ عَنْهَا ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ ۱۰۱

(۸) خدا نے جن چیزوں سے روک دیا ہے وہ گندی اور مضر چیزیں ہیں جن کی اجازت دی ہے وہ اچھی اور مفید چیزیں ہیں۔ گندی چیزیں کتنی ہی زیادہ ہیں اور اچھی چیزیں کتنی ہی کم میسر آئیں، گندی چیزوں کی طرف رغبت نہ کرو کیونکہ دانشمند آدمی اشیا کی کثرت و قلت نہیں دیکھتا ان کے نفع و نقصان پر نظر رکھتا ہے

(۹) کثرت سوالی اور تعمق فی الدین کی مخالفت (دیکھو بقرہ ۱۰۸) فرمایا دین حق یہ نہیں چاہتا کہ انسانی معیشت کے لئے سختیاں اور جکڑ بندیاں پیدا کر دے اور تمہارے ہر عمل کو کسی نہ کسی پابندی سے ضرور ہی باندھ دے جو کچھ ضروری تھا بتلا دیا گیا جو کچھ چھوڑ دیا ہے وہ معاف ہے اب تم اپنے جی سے کاوشیں کر کے طرح طرح کے سوالات مت کرو، اگر کرو گے تو دین میں آسانی کی جگہ تنگی و مشقت پیدا ہو جائے گی، اور وہی حال ہوگا جو بنی اسرائیل کا ہوا۔ پہلے کاوشیں کر کے پابندیاں بڑھائیں۔ پھر جب دائرہ عمل تنگ ہو گیا، تو سرے سے عمل کرنا ہی چھوڑ دیا۔

(۱۰) مشرکین عرب بتوں کے نام پر جانور چھوڑ دیتے اور انہیں مقدس سمجھتے اور طرح طرح کے توہم پرستانہ عقائد ان سے وابستہ ہو گئے تھے چنانچہ یہاں ان جانوروں کا ذکر کیا ہے۔

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو۔ پاکیزہ اور گندی چیز برابر نہیں ہو سکتی اگرچہ تمہیں گندی چیز کا بہت ہونا اچھا لگے پس اے ارباب دانش! اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو تاکہ (نقصان و تباہی کی جگہ) فلاح پاؤ۔ ۱۰۰

مسلمانو! (اپنی طرف سے کاوشیں کر کے) ان چیزوں کی نسبت سوال نہ کرو، کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ اگر ان چیزوں کی نسبت سوالات کرو گے جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہے تو (ظاہر ہے کہ) تم پر ظاہر کر دی جائینگی (لیکن اس کا نتیجہ خود تمہارے لئے اچھا نہ ہوگا اور (اب تو) خدا نے یہ بات معاف کر دی (لیکن آئندہ احتیاط کرو) اور اللہ بخشنے والا اور (انسانوں کی خطاؤں کیلئے) بہت ہی بردبار ہے! ۱۰۱

مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ
بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى لا
وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ○ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى ۱۰۶
اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ
اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ
شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ ۱۰۷

پھر اگر تمہیں ان (گواہوں) کی سچائی میں کسی طرح کا شبہ پڑ جائے، تو انہیں نماز کے بعد (مسجد میں) روک لو۔ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں "ہم نے اپنی قسم کسی معاوضہ کے بدلے فروخت نہیں کی ہے۔ ہمارا قریب و عزیز کیوں نہ ہو (لیکن ہم ایسا کرنے والے نہیں) ہم اللہ کے لئے سچی گواہی کبھی نہیں چھپائیں گے۔ اگر ایسا کریں۔ تو ہم گناہگاروں میں سے ہوں"۔ ۱۰۶

پھر اگر معلوم ہو جائے کہ وہ دونوں گواہ گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں (یعنے ان کی گواہی سچی نہ تھی)، تو ان کی جگہ دوسرے دو گواہ ان لوگوں میں سے کھڑے ہو جائیں۔ جن کا حق (پچھلے) گواہوں میں سے ہر ایک نے دبانا چاہا تھا۔ اور یہ گواہ ان میں سے ہوں۔ جو (فریق مظلوم سے) نزدیکی رکھنے والے ہوں۔ پھر یہ دونوں خدا کی قسم کھا کر کہیں "ہماری گواہی پچھلے گواہوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے۔ ہم نے گواہی دینے میں کسی طرح کی زیادتی نہیں کی۔ اگر کی ہو تو ہم ظالموں میں سے ہوں"۔

۱۰۴ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا
اهْتَدَيْتُمْ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
۱۰۵ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ
اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ
اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ

کی ہے دوسروں کے لئے وہ ذمہ دار نہیں اگر ساری دنیا گمراہ ہو جائے جب بھی تمہیں حق پر قائم رہنا چاہیے

(۱۲) وصیت اور اس کی گواہی کا حکم۔ اصل یہ ہے کہ دو معتبر آدمی گواہ ہونے چاہئیں۔ اگر ایسی حالت ہو کہ مسلمان نہ ملیں

۱۰۴ تو غیر مسلم بھی ہو سکتے ہیں۔

(۱۳) گواہوں کو بحلف گواہی دینی چاہیے

(۱۴) نزاع کی صورت پیدا ہو جائے تو فریقین اپنے اپنے گواہ پیش کریں

(۱۵) جو انکار کرے اس پر قسم ہے۔

پوچھو کہ) اگر ان کے باپ دادا کچھ جانتے بوجھتے نہ ہوں اور سیدھے رستے پر بھی نہ ہوں (تو کیا پھر بھی وہ اپنی کی اندھی تقلید کرتے رہیں گے)

مسلمانو! (یاد رکھو) تم پر فقط تمہاری جانوں کی ذمہ واری ہے (تم دوسروں کے کاموں کے لئے ذمہ دار نہیں ہو سکتے اور نہ دوسرے تمہارے کاموں کے لئے ذمہ وار ہیں) اگر تم سیدھے راستے پر قائم ہو تو کسی کا گمراہ ہونا تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا (اور بالآخر) تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے (اس دن) وہ بتا دے گا

۱۰۵ کہ تمہارے کام کیسے کچھ رہے ہیں!

مسلمانو! جب تم میں کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہو (اور وہ وصیت کرنی چاہے) تو وصیت کے وقت گواہی کیلئے تم میں سے دو معتبر آدمی گواہ ہونے چاہئیں اگر ایسا ہو کہ تم سفر میں ہو اور موت کی مصیبت پیش آ جائے اور مسلمان گواہ نہ مل سکیں، تو مسلمان گواہوں کی جگہ غیر مسلم بھی ہو سکتے ہیں

اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا
وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَاِذْ تَخْلُقُ
مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا
بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى
وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ۱۱۰

"جب ایسا ہوا تھا کہ میں نے روح القدس[1] سے تمہیں قوت دی تھی۔ تم لوگوں سے کلام کرتے تھے۔ چھوٹی عمر میں بھی کہ جھولے میں جھولتے تھے، اور بڑی عمر میں بھی (کہ مجمعوں میں منادی کرتے تھے)

"اور جب ایسا ہوا تھا کہ میں نے تمہیں کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھلا دی تھی:

"اور جب ایسا ہوا تھا کہ تم میرے حکم سے مٹی لیتے اور چڑیا کی شکل جیسی چیز بناتے پھر اس میں پھونک مارتے، اور وہ میرے حکم سے ایک چڑیا ہو جاتی:

"اور جب ایسا ہوا تھا کہ تم میرے حکم سے اندھے اور برص کے بیمار کو چنگا کر دیتے۔

"اور جب ایسا ہوا تھا کہ تم میرے حکم سے مردوں کو موت (کی حالت) سے باہر لے آتے۔"

"اور جب ایسا ہوا تھا کہ میں نے بنی اسرائیل کا شر جو وہ تمہارے خلاف کر رہے تھے، روک دیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا کہ تم (سچائی کی) روشن دلیلیں ان کے سامنے لے گئے تھے اور ان میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی، وہ بول اٹھے تھے "یہ تو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ آشکارا جادوگری ہے۔"

[1] یعنی خدا کے مقدس فرشتے سے، یا اس پاک روحانیت سے جو تمہارے اندر پیدا کر دی گئی تھی۔

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا
اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۭ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ ۱۰۸ ع ۱۲
فَيَقُوْلَ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ
الْغُيُوْبِ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ ۱۰۹
عَلَيْكَ وَعَلٰي وَالِدَتِكَ ۘ ف ۱۵

اس طرح کی قسم سے زیادہ امید کی جاسکتی ہے کہ گواہ ٹھیک ٹھیک گواہی دیں گے، یا کم از کم اس بات کا انہیں اندیشہ رہے گا کہ کہیں ہماری قسمیں فریق ثانی کی قسموں کے بعد رد نہ کر دی جائیں (بہرحال) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو، اور اس کا حکم سنو، اور (یاد رکھو کہ) اللہ ظلم کرنے والوں پر (کامیابی کی) راہ نہیں کھولتا!

پچھلی آیت اس بات پر ختم ہوئی تھی کہ اللہ کی نافرمانی کے نتائج سے ڈرتے رہو اور اس کا حکم سنو۔ نیز یہ کہ اس کا قانون ہے "ظلم کرنے والوں پر (کامیابی کی) راہ نہیں کھولتا"۔ اب فرمایا کہ قیامت کے دن تمام رسولوں سے پوچھا جائے گا کہ جو احکام حق تم نے دیئے تھے انہیں کا کیا جواب ملا، یعنی جن قوموں کو دیئے گئے تھے انہوں نے کہاں تک ان پر عمل کیا؛ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کی دعوت کا ذکر کیا ہے اور اس سے تذکیر و موعظت کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ۱۰۹

وہ دن کہ اللہ تمام رسولوں کو جمع کرے گا اور پھر پوچھے گا "تمہیں (تمہاری اُمتوں کی طرف سے دعوتِ حق کا) کیا جواب ملا؟ (یعنی انہوں نے کہاں تک اس پر عمل کیا) وہ کہیں گے "ہمیں کچھ علم نہیں۔ یہ تو تیری ہی ہستی ہے جو غیب کی باتیں جاننے والی ہے!

اس دن اللہ کہے گا: اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! میں نے تم پر اور تمہاری ماں پر جو انعام کیے ہیں، انہیں یاد کرو۔

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ
السَّمَآءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنْكَ ۖ وَارْزُقْنَا
وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ قَالَ اللّٰهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۖ فَمَنْ ۱۱۴
يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ
الْعٰلَمِينَ ۝ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ۱۱۵ ع ۱۵
اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۖ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ
أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۚ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي (تفسیر صافی علیہ الرحمۃ)

عرض کرینگے میں اس سے بری ہوں۔
مقصود یہ ہے کہ تمام داعیان حق نے خدا پرستی و توحید کی تعلیم دی تھی لیکن ان کے پیروؤں نے اپنی کی پرستش شروع کر دی ان گمراہی کے لئے پیرو ذمہ دار ہیں جن کی پرستش کر رہے ہیں ان کا۔ بس ان سے پاک ہے۔

اس پر عیسےٰ کے بیٹے مریم نے دعا کی "اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے ایک خوان بھیج دے کہ اس کا آنا ہمارے لئے اور ہمارے اگلے اور پچھلوں سب کے لئے عید قرار پائے اور تیری طرف سے (فضل و کرم کی) ایک نشانی ہو ہمیں روزی دے، تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے!" ۱۱۴
اللہ نے فرمایا "میں تمہارے لئے خوان بھیجوں گا لیکن جو شخص اس کے بعد بھی راہِ حق سے انکار کریگا تو میں اسے (پاداش عمل میں) عذاب دوں گا۔ ایسا عذاب کہ تمام دنیا میں کسی آدمی کو بھی ویسا عذاب نہیں دیا جائے گا۔ ۱۱۵

اور پھر جب ایسا ہو گا تو اللہ کہیگا "اے مریم کے بیٹے عیسےٰ! کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو خدا بنا لو؟" عیسیٰ جواب میں عرض کریگا: "تیرے لئے پاکی ہو۔ بھلا مجھ سے یہ بات کیسے ہو سکتی ہے کہ ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھے حق نہیں۔ اگر میں نے یہ کہا ہو گا تو ضرور تجھے معلوم ہو گیا ہو گا۔ تو میرے دل کی بات جانتا ہے۔ مجھے تیرے

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ
مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ
السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ ۱۱۲
نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ
عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ ۱۱۳

اور جب ایسا ہوا تھا کہ میں نے حواریوں پر (یعنی اس جماعت پر جو حضرت مسیح پر ایمان لائی تھی) الہام کیا تھا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر (مسیح) پر ایمان لاؤ۔ انہوں نے کہا تھا: ہم ایمان لائے اور خدایا تو گواہ رہیو کہ ہم مسلم (یعنی فرمانبردار) ہیں۔ ۱۱۱

(اور دیکھو) جب ایسا ہوا تھا کہ حواریوں نے کہا تھا: اے مریم کے بیٹے عیسےٰ! کیا تمہارا پروردگار ایسا کر سکتا ہے کہ آسمان سے ہم پر ایک خوان اتار دے؟ (یعنی ہماری غذا کے لئے آسمان سے غیبی سامان کر دے) عیسےٰ نے کہا خدا سے ڈرو (اور ایسی فرمائشیں نہ کرو) اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا (مقصود اس سے قدرت الٰہی کا امتحان نہیں ہے بلکہ) ہم چاہتے ہیں (کہ اگر غذا میسر آئے تو) اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل آرام پائیں اور ہم جان لیں کہ تو نے جو کچھ بتایا وہ سچ تھا اور اس پر ہم گواہ ہو جائیں۔

حضرت مسیح (علیہ السلام) کا حواریوں کی درخواست پر دعا کرنا اور اس بارے میں فرمان الٰہی۔

آیت (۱۰) و (۱۱) میں اللہ کا حضرت مسیح سے وہ مخاطبہ ہے جس کی نسبت فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تمام رسولوں سے سوال کرے گا۔ پھر چونکہ آخری آیات میں حواریوں کے ایمان لانے کا ذکر کیا تھا اس لئے اس واقعہ کی طرف بھی اشارہ کر دیا جو حواریوں اور حضرت مسیح میں نزول مائدہ کی نسبت پیش آیا تھا۔ پھر آیت (۱۱۶) سے بدستور مخاطبہ کا مضمون جاری ہو گیا۔ اصل یہ ہے کہ اللہ نے پہلے ہی وہ نعمتیں یاد دلائیں جو حضرت مسیح کو عطا فرمائی تھیں۔ پھر فرمایا باوجود تعلیم حق کی ان تمام روشنیوں کے تیرے قوم نے گمراہی میں پڑ گئے اور تجھے اور تیری ماں کو خدا بنا لیا (کیونکہ بوقت کی اصلاح سے پہلے حضرت مریم کی بھی پرستش کی جاتی تھی اور کیتھولک کلیسا اب تک کر رہا ہے) اس پر حضرت مسیح ۱۱۲ ۱۱۳

# الانعام (۶)

مکیۃ وھی مائۃ وخمس وستون ایۃ
وکی ۱۶۵ آیتیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ
وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِیْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ

جس طرح پچھلی سورتوں میں زیادہ تر خطاب اہل حق سے تھا
اسی طرح اس میں زیادہ تر خطاب کفر کے مشرکوں سے اور
ان جاہلانوں سے ہے جو الہامی کتابوں کی معتقد نہیں۔ یا
خدا اور آخرت پر اعتقاد نہیں رکھتیں

خدا نے کائنات بھی پیدا کی اور تاریکی اور روشنی بھی
کردی۔ تاریکی بھی ہے (روشنی بھی ہے دونوں کا فرق
ہر آنکھ محسوس کرسکتی ہے لیکن اس پر بھی جو لوگ اپنے پروردگار
سے منکر ہوگئے ہیں، وہ دونوں میں امتیاز نہیں کرتے اور
خدا کے ساتھ دوسری ہستیوں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔
وہی خدا جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے دو اجلیں
یعنی دو میعادیں ٹھہرادیں۔ ایک زندگی و معیشت کی مہلت
ہے دوسرے روز قیامت کا مقرر وقت پہلی میعاد عمل کے
لئے دوسری نتائج عمل کے فیصلے کے لئے۔
افسوس انسان کی غفلت پر وہ ہمیشہ خدا کی نشانیاں

ہر طرح کی ستائشیں اللہ کے لئے ہیں جس
نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا، اور
اندھیریاں اور اجالا نمودار کر دیا۔ اس پر بھی
جو لوگ اپنے پروردگار سے منکر ہوگئے
ہیں، وہ اندھیرے اور اجالے میں امتیاز
نہیں کرتے اور دوسری ہستیوں کو خدا
کے برابر سمجھتے ہیں

وہی (آسمان و زمین کا خالق) ہے
جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا (یعنی تمہاری اصل
خلقت مٹی سے ظہور پذیر ہوئی) پھر تمہارے لئے

۱۱۶ وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا
أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ
۱۱۷ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝
۱۱۸ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝
قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ
۱۱۹ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝
ع ۱۶/۵ ۱۲۰ لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

---

ضمیر کا علم نہیں تو ہی ہے کہ غیب کی ساری باتیں جاننے والا ہے میں نے تو ان سے صرف وہی بات
کہی جس کے کہنے کا تو نے حکم دیا تھا یعنی اللہ کی بندگی کرو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار وہی ہے
جب تک میں ان میں رہا ان کا نگران حال تھا جب تو نے میرا وقت پورا کر دیا تو پھر تو ہی ان کا نگہبان
تھا اور تو ہر چیز کو دیکھنے والا اور اس کی نگہبانی کرنیوالا ہے اگر تو ان لوگوں کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں
تجھے اختیار ہے اور انہیں بخش دے تو تو سب پر غالب اور اپنے کاموں میں حکمت رکھنے والا ہے!

اللہ فرمائیگا: آج وہ دن ہے کہ سچے انسانوں کو ان کی سچائی کام آئے گی۔ ان کیلئے جنتیں ہیں
جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں اور اس لئے ان کی شادابی کبھی متغیر ہونے والی نہیں) وہ ہمیشہ اُن
میں رہنے والے ہیں اللہ ان سے رضامند ہوا اور وہ اللہ سے رضامند ہوئے۔ یہ ہے (انسان کے لئے) سب سے
بڑی کامیابی (جو وہ جزا عمل میں حاصل کر سکتا ہے!)

آسمانوں کی اور زمین کی اور ان میں جو کچھ ہے سب کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔ اس
کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں!

فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ
مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ
بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ وَلَوْ
نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ

ہلاک کر دیا۔ یہ وہ قومیں تھیں جنہیں ہم نے اس طرح (طاقت و تصرف کے ساتھ) ملکوں میں جما دیا تھا کہ اس طرح تمہیں نہیں جمایا تھا۔ ہم نے ان پر آسمانی برسات اس طرح بھیجدی تھی کہ پے در پے برستی رہتی اور ان کی آبادیوں کے نیچے نہریں چلا دی تھیں (کہ ہمیشہ جاری رہتی تھیں) لیکن پھر ہم نے (اپنے مقررہ قانون کے مطابق) ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے بعد دوسری قوموں کے دور پیدا کر دیئے۔

جن لوگوں میں سچائی کی طلب ہے ان کے لئے سچائی کی ساری باتیں دلیلیں اور نشانیاں ہیں لیکن جن کے دل سچائی سے پھر گئے ہیں ان کے لئے کوئی نشانی بھی سود مند نہیں۔ ایسے لوگ سچائی کا معارضہ کرنے کے لئے کہنے لگتے ہیں کہ عجیب و غریب باتیں ہمیں کیوں نہیں دکھلائی جاتیں؟ لیکن یہ خدا کی سنت نہیں کہ اس طرح کی فرمائشیں پوری کرے اگر اس طرح کی عجیب و غریب باتیں دکھلا بھی دی جائیں جب یہ ماننے والے نہیں۔ کیونکہ جو سچائی کو سچائی کے لئے قبول نہیں کرتا اسے کوئی بات بھی قبولیت حق پر آمادہ نہیں کر سکتی۔ (دیکھو بقرۃ ۱۱۸)

اور (اے پیغمبر!) اگر ہم تم پر ایک کتاب کاغذ پر لکھی لکھائی اتار دیتے، اور یہ لوگ اسے ہاتھوں سے چھو کر دیکھ لیتے کہ سچ مچ کوئی کتاب ہے۔ پھر بھی جن لوگوں نے انکار کی راہ اختیار کی ہے وہ (کبھی) ماننے والے نہ تھے۔ وہ) کہتے۔ یہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ صریح جادوگری ہے۔

اور انہوں نے کہا (اگر یہ شخص اپنے دعوے میں

۲ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ
۳ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝ وَ
۴ مَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝
فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰۗؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ
۵ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ

جھٹلا تا رہتا ہے چنانچہ آج بھی سچائی کی جو دعوت نمودار ہوئی منکرین حق اس سے گردن موڑے ہوئے ہیں

اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ گذشتہ قوموں کی سرگذشتوں میں تمہارے لئے درس عبرت ہے اور اس اصل عظیم کی وضاحت کہ ایمان و ہدایت کی راہ نظر و بصیرت کی راہ ہے نہ کہ تقلید کی یعنی بلا دلیل بات مان لینے کی۔

(زندگی و معیشت کی) ایک میعاد ٹھہرا دی (جو وجود کو مہلت عمل دیتی ہے اور ایک دوسری میعاد بھی اس کے علم میں مقرر ہے (یعنے قیامت کا وقت جب پہلی میعاد کے نتائج کا فیصلہ ہوگا) پھر بھی تم ہو کہ (اس حقیقت پر غور نہیں کرتے اور اس میں) شک کرتے ہو!

وہی اللہ ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی (اس کے سوائے کوئی کارفرمائے عالم نہیں) تمہاری چھپی اور کھلی ہر طرح کی باتوں کا علم رکھتا ہے تم جو کچھ (اچھی بری) کمائی کرتے ہو۔ وہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں۔

اور (دیکھو) ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی نہیں جو ان کے سامنے آئی ہو اور انہوں نے اس سے گردن موڑ لی ہو۔

چنانچہ جب سچائی ان کے پاس آئی (یعنی قرآن کی دعوت نمودار ہوئی) تو انہوں نے اسے جھٹلا دیا۔ سو جس بات کی ہنسی اڑاتے رہے ہیں عنقریب اسکی حقیقت انہیں معلوم ہو کر رہیگی

کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ان سے پہلے قوموں کے کتنے ہی دور رہ چکے ہیں جنہیں ہم نے

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ
الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰي يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ ۱۲
وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا
فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۭ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ

برہان فضل و رحمت سے استدلال۔

تمام کائنات خلقت اس بات کا ثبوت دے رہی ہے کہ ایک خالق و صانع ہستی موجود ہے اور اس نے ضروری ٹھہرایا ہے کہ رحمت فرمائے کیونکہ اگر رحمت کا قانون یہاں نہ ہوتا تو کائنات خلقت میں نہ تو بناؤ اور جمال ہوتا نہ افادہ و فیضان، حالانکہ اس کا کوئی گوشہ نہیں جو اس حقیقت کا ثبوت نہ ہو!

(اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے) پوچھو آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے، وہ کس کے لئے ہے؟ (یعنے آسمان و زمین میں جو کچھ ہے اس سے کیا پتہ چلتا ہے؟ یہ سب کچھ کس کے لئے ہونا چاہیئے؟) کہو اللہ کے لئے، اس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ رحمت فرمائے (اور یہ اس کی رحمت ہے جو تمام کائنات خلقت میں کام کر رہی ہے) وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا (کیونکہ اس کی رحمت کا مقتضیٰ یہی ہوا کہ دنیا میں سب کو مہلت دے، اور جزا و عمل کا فیصلہ قیامت پر اٹھا رکھے) اس میں کوئی شک نہیں۔ (لیکن اے پیغمبر!) جو لوگ (اپنے ہاتھوں) اپنے کو تباہ کر چکے ہیں وہ کبھی یقین کرنے والے نہیں۔ اور (دیکھو) اسی کے لئے ہے جو کچھ رات (کی اندھیری) اور دن (کے اجالے) میں ٹھہرا ہوا ہے (کیونکہ وقت انہی دو حالتوں میں بٹا ہوا ہے) اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو۔ کیا (تم چاہتے ہو) میں خدا کو چھوڑ کر جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے، کسی دوسری ہستی کو کارساز بنا لوں۔ وہ سب کو روزی دیتا ہے لیکن کوئی نہیں جو اسے روزی دینے والا ہو۔ تم کہو مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ

۸ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝
۹ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝
وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ
ع ۱۰ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا
۱۱ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

دنیا میں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ فرشتے اگر انسانوں کے سامنے چلنے پھرنے لگیں۔ یہاں اگر فرشتے بھی آئیں گے تو انسان ہی ہوں گے

سچا ہے تو کیوں اس پر فرشتہ نہیں اترتا (کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں)؟ اگر ہم فرشتہ نازل کرتے تو ساری باتوں کا فیصلہ ہی ہو جاتا۔ پھر ان کے لئے مہلت ہی کب رہتی (کہ مانیں یا نہ مانیں)

اور اگر ہم کسی فرشتے کو پیغمبر کرتے، تو اسے بھی انسان ہی بناتے (کیونکہ یہ قانون الٰہی کے خلاف ہے کہ فرشتے اپنی ملکوتی حقیقت میں انسانوں کے سامنے آئیں) اور جیسے کچھ شبہات یہ اب کر رہے ہیں۔ ویسے ہی شبہوں میں اس وقت بھی انہیں ڈال دیتے (یعنے یہ کہتے، یہ تو دیکھنے میں ہماری ہی طرح کا آدمی ہے)

اور (اے پیغمبر!) یہ واقعہ ہے کہ تم سے پہلے بھی رسولوں کی ہنسی اڑائی گئی (جیسی کہ آج تمہارے ساتھ تمسخر کیا جا رہا ہے) تو جن لوگوں نے ہنسی اڑائی تھی۔ وہ جس بات کی ہنسی اڑاتے تھے، وہی بات ان پر آ پڑی (یعنے وہ اس بات کی کہ اعمال بد کا نتیجہ بد ہے۔ ہنسی اڑاتے تھے، تو وہی ان کے آگے آگیا)

(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہہ دو۔ زمین میں پھر و (گذری ہوئی قوموں کے آثار و بقایا پر نظر ڈالو) اور دیکھو، جھٹلانے والوں کو کیا انجام پیش آچکا ہے۔

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ۟
وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ
لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ
اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۘ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ ۱۹ ع ۱۰
الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

سب سے بڑی گواہی کس کی ہے؟ اللہ کی ہے جو دعوتِ حق کو کامیاب کرکے اور معاندوں اور جاحدوں کو ناکامیاب کرکے سچائی کے حق میں اپنی گواہی کا اعلان کر دیتا ہے۔

یہاں خدا کی اس سنت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جب کبھی اس کی طرف سے کوئی داعی حق آتا ہے اور لوگ عناد و شرارت کے ساتھ اسے جھٹلاتے اور اس کا مقابلہ کرتے ہیں تو حق اور باطل میں مقابلہ شروع ہو جاتا ہے بالآخر حق کامیاب ہوتا ہے اور باطل پرست ناکام و خاسر ہوتے ہیں یہی اللہ کی گواہی ہے جو اس معاملہ کا فیصلہ کر دیتی ہے!

(اے پیغمبر تم ان سے) پوچھو۔ کونسی چیز ہے جس کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہوئی؟ تم کہہ دو (اللہ کی گواہی ہے) اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اس نے مجھ پر اس قرآن کی وحی کی تاکہ اس کے ذریعہ انہیں جن تک ان کی تعلیم پہنچ جائے (ان کارِ و بد عملی کے نتیجے سے) متنبہ کروں (اب کہو تمہارا کہنا کیا ہے؟) کیا تم گواہی دیتے ہو کہ خدا کے ساتھ دوسرے معبود بھی شریک ہیں (اے پیغمبر) تم کہو (اگر تمہاری گواہی یہی ہے تو سن رکھو) میں اس کی گواہی نہیں دیتا میری گواہی یہ ہے کہ صرف وہی معبود یگانہ ہے۔ اس کے ساتھ کوئی نہیں اور جو کچھ تم شریک ٹھہراتے ہو میں اس سے بیزار ہوں (پس اب ایک گواہی تمہاری ہوئی ایک میری (فیصلہ خدا کے ہاتھ ہے) ۱۹

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے (یعنے یہود اور نصاریٰ وہ حقیقت حال سے بے خبر نہیں ہیں) وہ اس کی سچائی (یعنے پیغمبر اسلام کی سچائی) اسی طرح پہچان گئے ہیں جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں (کہ کسی طرح کا بھی شک و شبہ نہیں ہوتا لیکن) جن لوگوں نے (اپنے ہاتھوں)

۱۴ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُلْ
۱۵ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ مَنْ يُّصْرَفْ
۱۶ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ
اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ
۱۷ قَدِيْرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝
۱۸

خدا کی ہستی اور اس کی وحدانیت، اس کی صفات اور آخرت کی نسبت کہ دین کے بنیادی عقائد ہیں قرآن کا اسلوب بیان وہ نہیں ہے جو منطقی مقدمات و دلائل کا ہوتا ہے۔ بلکہ وہ سیدھے سادے طریقہ پر انسان کے فطری وجدان و ذوق کو مخاطب کرنا اور اس کے معنوی محسوسات کو بیدار کرنا چاہتا ہے وہ کہتا ہے ایک خالق و پروردگار ہستی کا اعتقاد انسان کی فطرت میں موجود ہے، اگر وہ انکار کرتا ہے۔ یا پرستش کی گمراہیوں میں مبتلا ہو گیا ہے، تو یہ اس لئے ہے کہ اس کی وجدانی بصیرت پر غفلت طاری ہو گئی۔ پس چاہیئے کہ اسے بیدار کر دیا جائے۔

چنانچہ اس مقام پر نیز دوسرے مقامات میں جس قدر محاطبات ہیں۔ انہیں اسی اصل روشنی میں دیکھا جائے۔

کون ہے جس نے یہ تمام کارخانۂ ہستی پیدا کیا؟ کون ہے جس کی رحمت کا فیضان ہر طرف پھیلا ہوا ہے؟ کون ہے جو سب کو رزق دیتا ہے مگر خود کسی کا محتاج نہیں؟ تمہاری فطرت کہہ رہی ہے کہ ایک خالق و صانع ہستی کے سوا کوئی نہیں ہے۔ پھر یہ کیسی گمراہی ہے کہ اس کی طرف سے گردن پھیرے ہوئے ہو اور اسے چھوڑ کر دوسری ہستیوں کے آگے جھک رہے ہو؟

خدا کے آگے جھکنے والوں میں پہلا جھکنے
والا ہوں اور مجھے کہا گیا ہے کہ ایسا نہ کر
کہ مشرکوں میں سے ہو جا
تم کہو میں کس طرح خدا کی نافرمانی کروں؟
میں تو اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں
جو آنے والے دنوں میں) بہت بڑا دن ہے
اس دن جس کے سر سے عذاب ٹل گیا تو
اس پر خدا نے رحم کیا، اور (انسان کیلئے)
بڑی سے بڑی کامیابی یہی ہے۔
اور (اے انسان!) اگر خدا تجھے دکھ پہنچائے
تو اس کا ٹالنے والا کوئی نہیں ہے۔ مگر
اسی کی ذات، اور اگر وہ بھلا پہنچائے تو (اس
کا ہاتھ پکڑنے والا کون ہے؟) وہ ہر بات پر قادر ہے
اور وہی ہے جو اپنے تمام بندوں پر زور و غلبہ رکھنے والا ہے اور وہی ہے حکمت رکھنے والا اور آگاہ!

أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۖ
حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا
أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِنْ
يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝

دنیا میں سچی بات نہیں ہو سکتی۔ سچائی سے زیادہ یہاں کوئی پرانی بات نہیں لیکن جو لوگ سچائی سے پھرے ہوئے ہیں۔ انہیں جب سچائی کی باتیں سنائی جائیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو وہی پرانی کہانی ہے جو ہمیشہ سنتے آئے ہیں

عرب میں یہودیوں اور عیسائیوں کی جماعتیں عرصہ سے موجود تھیں وہ توراۃ کے قصص و ایام سنایا کرتے تھے جب قرآن نازل ہوا اور اس میں بھی پچھلی قوموں اور رسولوں کی سرگذشتیں آنے لگیں۔ تو مشرکین عرب کہنے لگے۔ "تو وہی پچھلی قوموں کی پرانی داستان ہے!

کہ ان تک بات کی سمجھ نہیں پہنچتی اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے کہ سن نہیں سکتے (یعنی ان کی گمراہی کے جماؤ اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ان کے دل و دماغ کا یہ حال ہو گیا ہے اور ہمارا قانون یہی ہے کہ جو کوئی ضد اور تعصب میں مبتلا ہوتا ہے۔ ان کا حال ایسا ہی ہو جاتا ہے) اگر یہ (سچائی کی) ہر ایک نشانی بھی (جو انسان کے لئے ہو سکتی ہے) دیکھ لیں جب بھی یقین کرنے والے نہیں۔ یہاں تک کہ جب یہ تمہارے پاس آتے ہیں اور تم سے جھگڑتے ہیں تو جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے، وہ کہنے لگتے ہیں: "یہ تو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ پچھلوں کی کہانیاں ہیں (جو ہم ہمیشہ سنتے آئے ہیں!

آیت (۲۵) میں فرمایا ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ بات کی سمجھ پہنچتی نہیں اور کانوں میں بوجھ کہ سن نہیں سکتے یہ انسانی گمراہی کی انتہائی حالت ہے ضد اور تعصب میں آکر وہ ایسا اندھا بہرا بن جاتا ہے کہ نہ تو کسی بات کی حقیقت سمجھتا ہے نہ سمجھنے پر آمادہ ہوتا ہے۔

(اور دیکھو) یہ لوگ قرآن (کے سننے) سے دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی دور بھاگتے ہیں اور (یہ ایسا کر کے کسی کا کچھ نہیں بگاڑتے اپنے ہی کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور (شقاوت کی انتہا یہ کہ) اس کا شعور نہیں رکھتے۔

ع ۲۰ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ
۲۱ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۚ إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُونَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا
ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ
۲۲ تَزْعُمُونَ ۝ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّآ أَنْ قَالُوا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا
۲۳ كُنَّا مُشْرِكِينَ ۝ انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا
۲۴ يَفْتَرُونَ ۝ وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوبِهِمْ

۲۰ اپنے کو تباہ کر لیا وہ کبھی یقین کرنے والے نہیں۔

اور (دیکھو) اس سے بڑھکر ظلم کرنے والا کون ہوا جس نے اللہ پر جھوٹ بول
کر افترا کیا ہو اور اسی طرح اُس سے بھی بڑھکر کوئی نہ ہوا جو اس کی آیتوں کو جھٹلائے
۲۱ (اور) بلاشبہ جو ظلم کرنے والے ہیں، وہ کبھی کامیاب نہ ہونگے۔

اور (دیکھو) وہ دن (جو آنے والا ہے) اس دن ہم ان سب کو اٹھا کر ایک جگہ
جمع کریں گے: پھر جن لوگوں نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہے، ان سے کہیں
۲۲ گے "بتلاؤ تمہارے (ٹھہرائے ہوئے) شریک کہاں گئے۔ جن کی نسبت تم زعم باطل
رکھتے تھے: تو اس وقت وہ اس کے سوا کوئی شرارت نہیں کر سکیں گے کہ کہیں "خدا
۲۳ کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے۔ ہم شرک کرنے والے نہ تھے"۔

دیکھو، کس طرح یہ اپنے اوپر جھوٹ بولنے لگے اور جو کچھ افترا پردازیاں کیا کرتے
۲۴ تھے، وہ سب ان سے کھوئی گئیں۔

اور (دیکھو) ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو (بظاہر کلام حق) سننے کے لئے تمہاری
طرف کان لگاتے ہیں، اور (واقعہ یہ ہے کہ) ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں

قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ ع ۳۰
قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ
بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝ ۳۱
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ۳۲

اور (اے انسان!) تو تعجب کرے اگر انہیں اس حالت میں دیکھے جب یہ (قیامت کے دن) اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کئے جائینگے۔ اس وقت خدا ان سے پوچھے گا (تم مرنے کے بعد جی اُٹھنے سے انکار کرتے تھے۔ اب کہ مرنے کے بعد پھر جی اُٹھے ہو، تبلاؤ) کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟ یہ کہیں گے "ہاں! ہمیں اپنے پروردگار کی قسم" اس پر خدا فرمائے گا: "تم جو (دنیا میں اس زندگی سے) انکار کرتے رہے ہو، تو اب اس کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھ لو!" ۳۰

یقیناً وہ لوگ نقصان و تباہی میں پڑے جنہوں نے (مرنے کے بعد) خدا کی ملاقات کو جھٹلایا۔ یہاں تک کہ جب (آنے والی) گھڑی اچانک ان پر آ جائے گی (یعنے موت کی گھڑی) تو اس وقت کہیں گے: "افسوس اُس پر جو کچھ ہم سے اس بارے میں تقصیر ہوئی" وہ اس وقت اپنے گناہوں کا بوجھ (اپنی پیٹھوں پر) اُٹھائے ہوں گے۔ سو دیکھو! کیا ہی بُرا بوجھ ہوا، جو یہ (اپنی پیٹھوں پر) لاد رہے ہیں۔ ۳۱

اور دنیا کی زندگانی تو کچھ نہیں ہے۔ مگر (ایک طرح کا) کھیل اور تماشہ۔ جو متقی ہیں، ان کے لئے آخرت ہی کا گھر بہتر ہے (افسوس تم پر) کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے؟

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ
٢٧ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا
٢٨ يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○
٢٩ وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ○ وَلَوْ
تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ

لے امر حق سے ایک طرح کی کد ہو جاتی ہے۔ چنانچہ یہاں آیت (۲۶) میں فرمایا یہ لوگ خود بھی قرآن سننے سے بھاگتے ہیں اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں یعنی معاملہ حق اور ناحق کا نہیں رہا۔ بلکہ دشمنی اور کد ہو گئی ہے۔

(آیت ۲۹) میں ان لوگوں کا قول نقل کیا ہے جو آخرت کے قائل نہیں پھر آیت (۳۲) میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ عقل و بصیرت کبھی ایسا فیصلہ نہیں کر سکتی کیونکہ دنیا کی
۲۷ زندگی ایسی سریع الفنا ہے جیسے چار گھڑی کا کھیل تماشہ ہو پھر کیا یہ تمام کارخانہ ہستی اسی لئے بنایا گیا ہے کہ چند دنوں تک کھیلو کودو اور اس کے بعد سب کچھ ختم ہو جائے۔

دنیا کی زندگی کو لہو و لعب اس لئے کہا کہ اس کی مہلت چشم زدن میں ختم ہو جاتی ہے نیز اس لئے کہ اگر نتائج اور ثمرات عمل کے لئے کوئی دوسری زندگی نہ ہو تو جو کچھ ہے لہو و لعب سے زیادہ نہیں۔

اور (اے انسان) تو تعجب کرے اگر انہیں اس حالت میں دیکھے جب یہ آتش دوزخ کے کنارے کھڑے ہونگے اس وقت کہیں گے "اے کاش! ایسا ہو کہ ہم پھر دنیا کی طرف لوٹا دیئے جائیں اور اپنے پروردگار کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور ان میں سے ہو جائیں جو ایمان والے ہیں۔"
(لیکن انکی یہ حسرت سچے دل کی حسرت نہ ہو گی بلکہ اس لئے ہو گی) جو کچھ یہ پہلے چھپایا کرتے تھے (دینے دل کا روگ) اس کا بدلہ ان پر نمودار ہو گیا (اور اس سے بچنے کے لئے اظہار ندامت کرنے لگے) اگر یہ دنیا کی طرف لوٹا دیئے جائیں تو پھر زندگی کی غفلتوں میں سرشار ہو کر) اسی بات میں پڑ جائیں جس سے انہیں روکا گیا ہے اور کچھ شک نہیں
۲۸ کہ یہ اظہار ندامت میں) جھوٹے ہونگے اور انہوں نے کہا زندگی۔ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ
۲۹ یہی دنیا کی زندگی ہے اور ہمیں (مر کر) پھر اٹھنا نہیں!

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ
نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ
اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ اِنَّمَا ع ۴
يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ ۴۶ منزل
وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

کر سکتے ہو کر دیکھو، یہ کبھی باز آنے والے نہیں) اگر تم سے ہو سکے تو زمین کے اندر کوئی سرنگ ڈھونڈھ نکالو، یا آسمان میں کوئی سیڑھی لگ جائے (تو اس پر چڑھ جاؤ) اور اس طرح انہیں ایک نشانی لا دکھاؤ (لیکن پھر بھی وہ انکار ہی کرینگے) اگر خدا چاہتا تو ان سب کو دین حق پر جمع کر دیتا (اور سب ایک ہی راہ پر ہو جاتے مگر تم دیکھ رہے ہو کہ ایسا نہیں ہوا) پس دیکھو ان میں سے نہ ہو جاؤ جو حقیقت کا علم نہیں رکھتے؛ ۳۵

جو لوگ نشانیاں مانگتے ہیں ان کے جواب میں فرمایا: خدا یقیناً نشانیاں دکھانے کی قدرت رکھتا ہے اور اس نے نشانیاں دکھا بھی دی ہیں۔ لیکن بہت کم ہیں جو انہیں سمجھتے ہوں۔ اگر تم نشانیوں کی ڈھونڈھ میں ہو۔ تو بتاؤ تمام کائنات خلقت میں جو کچھ موجود ہے وہ کیا ہے؟ تمام فضا ہستی جن حیرت انگیز چیزوں سے بھری ہوئی ہے ان کے لئے تمہاری بولی میں کونسا نام ہے؟ یہ سب کچھ اس کی ہستی اور صفات کی نشانیاں نہیں ہیں تو اور کیا ہے؟ زمین کے تمام جانوروں کو دیکھو جو تمہارے قدموں کے پاس ہیں ہوا کے پرندوں کو دیکھو جو تمہارے چاروں طرف اڑ رہے ہیں کس طرح ہم نے تمہاری ہی طرح ان کی بھی امتیں بنا دی ہیں۔ ہر امت اپنی پیدائش،

تمہاری دعوت کا وہی جواب دے سکتے ہیں جو تمہاری پکار سنتے ہیں، لیکن جو مردے ہیں (ان سے جواب کی امید کیوں رکھو؟) انہیں تو اللہ ہی (قبروں سے) اٹھائے گا۔ پھر اس کے حضور لوٹائے جائیں گے؛ ۳۶

اور انہوں نے کہا۔ کیوں اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی اس پر نہیں اتاری گئی۔

قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ
وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ ۳۴
مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا
وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِنْ نَبَإِ الْمُرْسَلِينَ ۝ ۳۴

پیغمبر اسلام سے خطاب موعظت کہ ماندوں کی
تی فراوشیوں پر دل گرفتہ نہ ہو تم داعی حق ہو اور تمہیں
مومنوں کی مستعدی اور منکروں کی محرومی دونوں دیکھنی
پڑیں گی اور تمہیں دونوں باتوں کے لئے تیار رہنا
چاہیے کہ ایسا نہیں ہو سکتا اگر خدا چاہتا تو سب کو دین
حق پر جمع کر دیتا لیکن اس کی مشیت کا فیصلہ یہی
۳۳ ہوا کہ یہاں اپنی اپنی حالت، اپنی اپنی سمجھ اور اپنی
اپنی راہ ہو پس لوگوں کے انکار و جحود پر ملول نہ ہو
اپنے کام میں لگے رہو۔

تمہاری صدائے حق کا جواب تو وہ دے سکتے ہیں
جو زندہ ہوں جن کے دل مردہ ہو چکے انہیں پکارنا
بے سود ہے کوئی دعوت کوئی دلیل کوئی نشانی
کوئی اچنبھا مردوں کو زندہ نہیں کر دے سکتا۔ تم
آسمان پر چڑھ جاؤ یا زمین میں چلے جاؤ وہ کبھی سچائی
قبول کرنے والے نہیں۔

(اے پیغمبر!) ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ
(انکار و تعصب کی) جیسی کچھ باتیں
کہتے ہیں، وہ تمہارے لئے ملال خاطر
کا موجب ہوتی ہیں۔ یہ دراصل تمہیں
نہیں جھٹلاتے۔ بلکہ یہ ظالم جان بوجھ کر
اللہ کی آیتوں کو جھٹلا رہے ہیں۔

(اور دیکھو) یہ واقعہ ہے کہ تم سے
پہلے بھی خدا کے رسول جھٹلائے گئے
سو انہوں نے لوگوں کے جھٹلانے
اور دکھ دینے پر صبر کیا (اور اپنے
کام میں لگے رہے) یہاں تک کہ
(بالآخر) ہماری مدد آ پہنچی اور (یاد
رکھو یہ اللہ کا ٹھہرایا ہوا قانون ہے)
اور کوئی نہیں جو اس کی ٹھہرائی ہوئی) باتوں کو بدل دینے والا ہو اور رسولوں
کی خبروں میں سے بہت سی چیزیں تو تم تک پہنچ ہی چکی ہیں۔ ۴۰

اور (اے پیغمبر) اگر ان لوگوں کی روگردانی تم پر کٹھن گزرتی ہے تو (تم جو کچھ

يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ ۳۹
اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ ۴۰
اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ ۴۱ ع
قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ ۴۲

آیت (۴۲) میں فرمایا کہ جب بدعملیوں کے امتداد سے کسی گروہ کے دل سخت پڑ جاتے ہیں اور برائیاں جم جاتی ہیں تو کوئی بات بھی اسے توبہ و اصلاح پر آمادہ نہیں کر سکتی

(کامیابی) گم کر دے جسے چاہے، کامیابی کی سیدھی راہ پر لگا دے (اس نے اس بارے میں جو قانون ٹھہرا دیا ہے، تم اسے بدل نہیں سکتے)

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو، کیا تم نے اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر خدا کا عذاب تم پر آجائے، یا (موت کی) آنے والی گھڑی سامنے آکھڑی ہو، تو اس وقت بھی تم خدا کے سوا دوسروں کو پکارو گے؟ (جواب دو) اگر تم سچے ہو۔

نہیں! اسی کو پکارو گے۔ اور اگر وہ چاہے گا، تو تمہاری مصیبت دور کر دے گا، اور اس وقت بھول جاؤ گے، جو کچھ تم شرک کرتے رہے تھے!

اور (اے پیغمبر!) یہ واقعہ ہے، کہ جو اُمتیں تم سے پہلے گذر چکی ہیں ہم نے ان کی طرف (اپنے رسول) بھیجے، اور انہیں (اپنے ٹھہرائے ہوئے قانون کے مطابق) سختی اور محنت میں گرفتار کیا کہ عجب نہیں (بدعملیوں سے باز آجائیں اور اللہ کے حضور) عجز و نیاز کریں۔

۳۷ قُلْ إِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّآ أُمَمٌ
۳۸ أَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ
وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ مَنْ يَّشَإِ اللّٰهُ

اپنی معیشت اور اپنی ضروریات زندگی کے لئے ایک قانون حیات رکھتی ہے۔ پس جو لوگ علم و بصیرت رکھنے والے ہیں انہیں صحیفۂ فطرت کی نشانیوں کے بعد اور کسی نشانی کی احتیاج نہیں ہو سکتی۔

لیکن جن لوگوں نے خدا کی دی ہوئی عقل و بصیرت تاراج کر دی اور گونگے اور بہرے ہو کر تاریکیوں میں گم ہو گئے۔ تو ان کے لئے کوئی نشانی بھی سود مند نہیں کیونکہ جو آدمی گونگا اور بہرا ہو اور تاریکی میں کھویا گیا ہو تو اسے کیونکر راہ مل سکتی ہے تم اسے راہ دکھانے کیلئے پکارو تو سنے گا نہیں خود پکارنا چاہے تو پکار سکتا نہیں ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی جبراً اٹھا کر روشنی میں لے آئے۔ تو ہدایت ایسی چیز نہیں۔ جو جبراً کسی کے حلق میں ٹھونس دی جائے۔

(اے پیغمبر) کہہ دو خدا یقیناً اس پر قادر ہے کہ ایک نشانی اتار دے۔ لیکن اکثر آدمی ایسے ہیں جو (حقیقت حال) نہیں جانتے:

اور (دیکھو) زمین میں چلنے والا کوئی حیوان اور ہوا میں پروں سے اڑنے والا کوئی پرند ایسا نہیں جو تمہاری ہی طرح امتیں نہ رکھتا ہو (یعنی تمہاری طرح ان میں سے ہر گروہ اپنی اپنی معیشت اور اپنا اپنا سروسامان کار نہ رکھتا ہو) ہم نے نوشتہ میں کوئی بات بھی فروگذاشت نہیں کی (یعنی کائنات کی ہر مخلوق کے لئے جو کچھ ہونا چاہئے تھا وہ سب کچھ اس کے لئے لکھ دیا۔ کسی مخلوق کے لئے بھی فروگذاشت نہیں ہوئی) پھر سب (بالآخر) اپنے پروردگار کے حضور جمع کئے جائیں گے (کہ آخری مرجع وہی ہے)

اور (دیکھو) جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں، (تو ان کا حال ایسا ہو گیا ہے گویا) بہرے گونگے تاریکیوں میں گم ہیں، خدا جس کسی پر چاہے۔ را ۵

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ ۴۵
وَخَتَمَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ
كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ ۴۶
اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ۴۷

---

کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ۴۵

(اے پیغمبر! ان سے) کہو۔ تم نے (کبھی) اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے لے اور تمہارے دلوں پر (یعنی عقلوں پر) مہر لگا دے، تو اس کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں یہ (نعمتیں) واپس دلا سکتا ہے؟ دیکھو ہم کس طرح گوناگون طریقوں سے بیان کرتے ہیں۔ پھر بھی یہ لوگ ہیں کہ منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ ۴۶

(ان سے) کہو۔ تم نے (کبھی) اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر تم پر خدا کا عذاب اچانک آجائے یا (جتا کر) آشکارا آئے تو ظالموں کے گروہ کے سوا کونسا گروہ ہو سکتا ہے۔ جو ہلاک کیا جائے گا؟ (پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ ظلم و شرارت سے باز نہیں آتے)

اور (ہمارا قانون تو یہ ہے کہ) ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے۔ مگر اسی لئے کہ (ایمان و عمل کی برکتوں کی) خوش خبری سنائیں

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝

پھر (غور کرو) ایسا کیوں نہ ہوا۔ کہ جب ہماری طرف سے ان پر سختی آئی، تو وہ (بدعملیوں سے توبہ کر لیتے اور ہمارے سامنے) گڑگڑاتے۔ اسی لئے ان کے دل سخت پڑ گئے تھے، اور جو کچھ بدعملیاں کر رہے تھے، انہیں شیطان نے اُن کی نظروں میں خوش نما کر دکھایا تھا۔

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک قوم ظلم اور بدعملی میں مبتلا ہوتی ہے۔ اس پر بھی ہر طرح کی خوش حالیاں اسے ملتی رہتی ہیں۔ تب لوگ دھوکے میں پڑ جاتے ہیں، اور کہتے ہیں۔ ظلم و بدعملی کے نتائج کیا ہوئے؟ لیکن یہ اس لئے نہیں ہوتا کہ جزاء عمل کا قانون موجود نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ خدا نے ہر چیز کی طرح مفاسد کے نشو و نما اور بلوغ کے لئے بھی مقدار و اوقات کا قانون ٹھہرا دیا ہے۔ جب تک وہ وقت نہیں آتا۔ نتائج آشکارا نہیں ہوتے۔ چنانچہ اسی حقیقت کی طرف آیت (۴۴) میں اشارہ کیا ہے۔ قرآن نے اس حقیقت کو قانون "امہال" سے بھی تعبیر کیا ہے یعنی مہلت اور ڈھیل دینے کا قانون۔

پھر جب ایسا ہوا کہ جو کچھ نصیحت انہیں کی گئی تھی، اُسے انہوں نے بھلا دیا، تو ہم نے (بظاہر) ان پر ہر طرح (کی خوش حالیوں) کے دروازے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ (اپنی کامرانیوں پر) خوشیاں منانے لگے۔ لیکن جب ایسا ہوا تو اچانک (جزاء عمل کا قانون حرکت میں آگیا) ہم نے انہیں پکڑ لیا۔ پس ناگہاں ناامید ہو کر رہ گئے۔

تو (دیکھو) اس طرح اس گروہ کی جڑ کاٹ دی گئی۔ جو ظلم کرنے والا تھا اور تمام ستائشیں اللہ ہی

يُوحَىٰٓ إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ۝ ع ٥
وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوٓا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ
لَهُم مِّن دُونِهِۦ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ وَلَا تَطْرُدِ ٥١
الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُۥ ۚ
مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم

---

اندھا ہے (اور حقیقت کے لئے کوئی علم و یقین نہیں رکھتا) اور جو بینا ہے (کہ حقیقت کی روشنی دیکھ رہا ہے) دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم غور و فکر نہیں کرتے؟ ٥

(اے پیغمبر!) تم (ان منکروں کو جو ماننے والے نہیں) چھوڑ دو (اور) ان لوگوں کو وحی الٰہی سنا کر (انکار حق کے نتائج سے) متنبہ کرو۔ جو (آخرت کی زندگی پر یقین رکھتے ہیں اور) اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے حضور لے جائے جائیں اور اس دن اس کے سوا نہ تو کوئی مددگار نہ سفارشی۔ عجب نہیں کہ متقی ہو جائیں۔ ٥١

آیت (٥١) سے (٥٣) تک دعوت و اصلاح امت کے دو اہم اصول بیان کئے ہیں

آیت (٥١) میں فرمایا جن لوگوں کی شقاوت کا یہ حال ہے ان کی ہدایت کی سعی میں وقت ضائع نہ کرو بلکہ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہو جاؤ جن کی ایمانی استعداد ظاہر ہو چکی ہے یہ لوگ کتنے ہی حقیر و ذلیل ہوں لیکن اگر تربیت یافتہ ہو کر متقی ہو گئے۔ تو تمہاری دعوت کے لئے یہی نتیجہ کفایت کریگا اس سے معلوم ہوا کہ مصلح کو چاہئے اپنی قوت

اور (اے پیغمبر!) ان لوگوں کو جو (دعوت) حق پر ایمان رکھتے ہیں اور) صبح و شام خدا کے حضور مناجات کرتے اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں، اپنے پاس سے نہ نکالو، ان کے کاموں کی جوابدہی تمہارے ذمہ نہیں، نہ تمہاری

۴۷ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ
۴۸ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۚ
وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا
۴۹ يَفْسُقُوْنَ ۚ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ
وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا

---

اور (انکار و بدعملی کے نتائج سے) متنبہ کریں۔ پھر جو کوئی یقین لایا اور اپنے کو سنوار لیا تو اس کے لئے نہ تو کسی طرح کا اندیشہ ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی۔ مگر جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو اپنی بدعملیوں کی وجہ سے ضروری ہے کہ ہمارے عذاب کی لپیٹ میں آجائیں۔

دین کے بارے میں انسان کی عالمگیر گمراہی یہ رہی ہے کہ ہمیشہ ماورائے فطرت عجائب و غرائب کا خواہشمند رہتا ہے اور اس کی عجائب پسند طبیعت اس پر قانع نہیں ہوتی کہ سچائی اپنی سیدھی سادی شکل میں نمایاں ہو جائے۔ یہی گمراہی ہے جس نے پیروان مذہب کی راہ کو توہم پرستیوں کی راہ بنا دیا اور اسی کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے اپنے داعیوں کو انسانیت کی سطح سے بلند کر کے الوہیت کے درجہ تک پہنچا دیا۔

میں قرآن اس لئے آیا تھا کہ اس طرح کی تمام گمراہیوں کی راہ بند کر دے (آیت ۵۰) میں پیغمبر اسلام صلعم کی حیثیت واضح کر دی ہے فرمایا میرا دعویٰ اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ کی وحی نے راہ حق دکھلا دی ہے خود بھی اسی پر چلتا ہوں دوسروں کو بھی اسی کی طرف بلاتا ہوں اس سے زیادہ میں کچھ نہیں ہوں۔

(اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے) کہہ دو۔ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے غیبی خزانے ہیں۔ نہ یہ کہتا ہوں کہ غیب کا جاننے والا ہوں نہ میرا یہ کہنا ہے کہ میں انسانیت سے ماورا فرشتہ ہوں۔ میری حیثیت تو فقط یہ ہے کہ اسی بات پر چلتا ہوں جس کی خدا نے مجھ پر وحی کر دی ہے" (اور اسی کی طرف تمہیں بھی بلاتا ہوں) پھر (ان سے پوچھو) "کیا وہ جو

الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ
بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ ۵۴
الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ ۵۵
اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ
اَهْوَاۗءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ ۵۶

ہیں، تو تم (شفقت و رحمت سے پیش آؤ، اور) کہو "تم پر سلام ہو۔ تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت نازل ٹھہرالی ہے۔ تم میں سے جو کوئی نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھے، اور پھر توبہ کرلے اور اپنی حالت سنوار لے تو (خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو) وہ بخشنے والا رحمت رکھنے والا ہے۔"

اور (دیکھو) ہم اسی طرح کھول کھول کر کے اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں، اور اس لئے (بیان کرتے ہیں) تاکہ مجرموں کی راہ نمایاں ہو جائے اور راست بازوں کی راہ سے مشتبہ نہ ہو)

(اے پیغمبر! منکرین حق سے) کہو۔ مجھے اس بات سے روکا گیا ہے کہ میں ان کی بندگی کروں جنہیں تم خدا کے سوا پکارتے ہو، (نیز) کہو میں کبھی تمہاری نفسانی خواہشوں پر چلنے والا نہیں۔ اگر میں ایسا کروں تو میں گمراہ ہو چکا اور ان میں نہ رہا جو راہ پانے والے ہیں۔

تم کہو۔ بلاشبہ میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی اور دلیل پر ہوں (یعنے اس نے حقیقت و یقین کی راہ مجھے دکھا دی ہے) اور تم نے اُسے جھٹلایا ہے۔ (پس اب فیصلہ اللہ کے ہاتھ ہے۔ باقی رہی یہ

مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظّٰلِمِينَ ۝ وَكَذٰلِكَ
فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ
بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝ وَاِذَا جَاۗءَكَ الَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰي نَفْسِهِ

اصلاح مستعد طبیعتوں کی تربیت میں صرف کرے، اگرچہ تھوڑے اور کمزور ہوں۔ ان لوگوں کے پیچھے وقت ضائع نہ کرے جن میں قبولیت کی استعداد نہیں رہی۔ اگرچہ بظاہر طاقتور اور وجیہ سے ہوں۔

ابتدائے اسلام میں زیادہ تر مسکین و غریب آدمی ایمان لائے تھے اور ہمیشہ قبولیت حق میں سبقت کرنیوالا یہی طبقہ ہوتا ہے۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین مکہ میں سے بعض رئیسوں نے جنہیں اپنی دولت و شرافت کا گھمنڈ تھا۔ کہا ہم چاہتے ہیں تمہاری باتیں سنیں لیکن تمہارے پاس ادنیٰ درجہ کے لوگوں کا مجمع رہتا ہے۔ ان کے ساتھ ہم نہیں بیٹھ سکتے۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ فرمایا ان مغروروں کے کہنے سے تم ان لوگوں کو اپنی مجلس سے نہ نکالو جو خدا پرستی میں سرگرم ہیں، اور جن کا قصور اس کے سوا کچھ نہیں کہ دنیوی جاہ و حشمت نہیں رکھتے۔ اس کے بعد آیت (۵۴) میں فرمایا اگر اہل ایمان استعداد سے کچھ بھول چوک بھی ہو جائے تو ان پر سختی نہ کرو بلکہ خدا کی رحمت کا پیام پہنچاؤ اور اس کی مغفرت کی بشارت سے ان کے دلوں کو تسکین دو۔

جو ابد ہی ان کے ذمہ ہے کہ (اس ڈر سے) نکال دو۔ اگر ایسا کروگے۔ تو زیادتی کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

اور (دیکھو) اسی طرح ہم نے (دنیا میں اختلاف حالت سے) بعض انسانوں کو بعض انسانوں کے ساتھ آزمایا ہے کہ (جاہ و دولت کا گھمنڈ رکھنے والے غریبوں کو دیکھکر) کہنے لگیں: "کیا یہی لوگ ہیں جنہیں خدا نے اپنے انعام کے لئے ہم سے چن لیا ہے (یعنی غریب و بے نوا مومنوں کو دیکھکر ازراہ تحقیر کہیں) کیا یہی ہیں جنہیں ایمان کی دولت ملی ہے؟ لیکن اے گھمنڈ کرنیوالو) کیا خدا (تم سے) بہتر جاننے والا نہیں کہ کون (اس کی نعمت کی) قدر کرنے والے ہیں۔

اور (اے پیغمبر!) جب وہ لوگ تمہارے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھنے والے

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ
الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَ ۵۹
هُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ
يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ

تیسری۔ اب سوال یہ ہے کہ تمہیں کس کی طرف جانا چاہیئے؟ اس کی طرف جو زیادہ سے زیادہ یہ جانتا ہے کہ کچھ نہیں جانتا یا اس کی طرف جس کی پکار کی پہلی بات ہی یہ ہے کہ میرے پاس ہر تاثر دلیل و یقین ہے: فھل یستوی الاعمیٰ و البصیر۔

اسی آیت میں "استعجال بالعذاب" کا بھی ذکر کیا ہے یعنے منکرین حق جو خدا کے احکام و سنن سے بے خبر ہیں کہتے ہیں۔ تم خدا کے جس فیصلے کا ذکر کرتے ہو، اگر سچ مچ کو ہونیوالا ہے تو کیوں نہیں ہو چکتا، فرمایا اگر میرے اختیار میں ہوتا تو اسی آن فیصلہ کر دیتا، لیکن وہ تو اللہ کے اختیار میں ہے اس نے جو قانون مقرر کر دیا ہے اسی کے مطابق اس کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ اپنے وقت پر وہ ظاہر ہوا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ کامیابی کس فریق کیلئے ہونی تھی!

اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں (یعنے غیب کے ذخیروں کا مالک ہے) اسے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا جو کچھ خشکی میں ہے، اور جو سمندروں میں ہے، سب کا وہ علم رکھتا ہے۔ درختوں سے کوئی پتہ نہیں گرتا اور زمین کے اندر کی اندھیریوں میں کوئی دانہ نہیں پھوٹتا مگر یہ کہ وہ اسے جانتا ہے۔ کوئی خشک اور تر پھل نہیں گرتا مگر یہ کہ (علم الٰہی کے) واضح نوشتہ میں مندرج ہے۔

اور (دیکھو) وہی ہے، جو رات کے وقت تم پر موت طاری کر دیتا ہے (یعنے سلا دیتا ہے) اور جو کچھ تم نے دن کی حرکت اور ہوشیاری) میں کاوشیں کی تھیں، ان سے بے خبر نہیں ہے۔ پھر (جب رات بھر سو لیتے ہو، تو) دن کے وقت تمہیں اٹھا کر کھڑا کر تا ہے، تاکہ (بدستور اپنی کوششوں میں لگ جاؤ، اور

قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَكَذَّبْتُم بِهِ ۚ مَا عِندِي
مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقَّ ۖ وَهُوَ
خَيْرُ الْفَاصِلِينَ ۝ قُل لَّوْ أَنَّ عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ ۝٥٨
لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ۝٥٨

بات کہ کیوں اس کا فیصلہ فوراً ظاہر نہیں ہو جاتا تو) جس (فیصلہ) کے لئے جلدی مچا رہے ہو وہ کچھ میرے اختیار میں تو ہے نہیں۔ حکم تو بس اللہ ہی کے لئے ہے وہی حق کی باتیں بیان کرتا ہے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

(اے پیغمبر تم) کہہ دو جس بات کیلئے تم جلدی مچا رہے ہو (یعنی از راہ شرارت کہہ رہے ہو کہ اگر خدا کی طرف سے فیصلہ ہونے والا ہے تو کیوں نہیں ہو چکتا، تو) اگر وہ میرے اختیار میں ہوتا تو مجھ میں اور تم میں کب کا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔ (لیکن وہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اس نے ہر بات کی طرح اس کے لئے بھی خاص وقت ٥٨

آیت (٥٧) میں فرمایا۔ میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی اور دلیل پر ہوں۔ اسی طرح دوسرے مقامات میں بھی بار بار اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ وحی و نبوت کی راہ دلیل و یقین اور علم و بصیرت کی راہ ہے، اور جو منکر ہیں ان کے پاس شک و گمان کے سوا کچھ نہیں (آیت ٥٠) میں گذر چکا ہے کہ کیا اندھے اور بینا کا حکم ایک ہو سکتا ہے، وہ کہتا ہے یہاں راہیں دو ہیں ایک شک و گمان کی دوسری یقین و بصیرت کی۔ جو لوگ خدا اور آخرت کے منکر ہیں یا پرستش کی گمراہیوں میں پڑ گئے ہیں ان کے پاس انکار کے لئے کوئی بصیرت نہیں، زیادہ سے زیادہ بات جو وہ کہہ سکتے ہیں یہی ہے کہ "لا ادری" ہم نہیں جانتے ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہم محسوسات کی سرحد سے آگے نہیں بڑھ سکتے پس ان کی جگہ شک اور گمان کی ہوئی لیکن جو انسان اعلان کرتا ہے کہ میں اس بارے میں علم و یقین رکھتا ہوں اور جانتا ہوں کہ حقیقت حال کیا ہے، اس کی جگہ یقین کی جگہ ہے۔ شک و گمان کی اس پر پیچھائیں بھی نہیں

ٹھہرا دیا ہے) اور وہ ظلم کرنے والوں کی حالت اچھی طرح جاننے والا ہے (ان سے غافل نہیں)

تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ ۶۳
اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ○ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ ۶۴
عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ
شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ
الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ○ ۶۵

اور کہتے ہو اگر اس مصیبت سے نجات پا جائیں تو پھر ہم شکر گذار بندوں کی سی زندگی بسر کریں گے لیکن جب مصیبت ٹل جاتی ہے تو پھر اسے بھلا دیتے ہیں اور بدستور گمراہیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

آیت (۶۵) میں فرمایا "یا ایسا ہو کہ تم گروہ گروہ ہو کر آپس میں لڑ پڑو"۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کے نزدیک یہ بھی ایک عذاب ہے کہ کوئی امت ایک طریقہ پر جمع رہنے کی جگہ مختلف گروہ بندیوں میں بٹ جائے اور ہر گروہ دوسرے گروہ کو اپنی شدت کا مزا چکھانے لگے۔ افسوس کہ مسلمان بھی اسی عذاب میں مبتلا ہوئے

کرتے ہو۔ اور کبھی (دل ہی دل میں) پوشیدہ دعائیں مانگتے ہو اور کہتے ہو "اگر خدا ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا دے، تو پھر ہم (کبھی اس کی طرف سے غافل نہ ہوں گے اور) ضرور شکر گزار بندے ہو کر رہیں گے۔ ۶۳
(اے پیغمبر!) تم کہو، اللہ ہی ہے جو تمہیں اس بلا سے اور ہر طرح کے دکھ سے نجات دیتا ہے لیکن اس پر بھی تم ہو کہ اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو۔ (اے پیغمبر!) کہہ دو۔ وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر اوپر سے (یعنی فضا آسمانی سے) کوئی عذاب بھیج دے، یا تمہارے پاؤں تلے سے (یعنی زمین ہی سے) کوئی عذاب اٹھا دے یا ایسا کرے کہ تم گروہ گروہ ہو کر آپس میں لڑ پڑو اور ایک (گروہ) دوسرے (گروہ) کی شدت کا مزا چکھے۔ سو دیکھو! کس طرح ہم گوناگوں طریقوں سے آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں بوجھیں۔

ع ۱۳ ۶۰ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۡ وَهُوَ اَسْرَعُ
الْحٰسِبِيْنَ ۝ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

زندگی کی) ٹھہرائی میعاد پوری ہو جائے۔ پھر (اس میعاد کے بعد) تم سب خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے، اور جیسے کچھ تمہارے کام کر رہے ہیں اس کی حقیقت وہ تمہیں بتا دے گا۔

اور وہی اپنے بندوں پر زور اور غلبہ رکھنے والا ہے، اور تم پر حفاظت کرنے والی (قوتیں) بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے، تو اس کے بھیجے ہوئے (فرشتے) اُسے وفات دیدیتے ہیں، اور وہ (ہمارے ٹھہرائے احکام کی ٹھیک ٹھیک تعمیل کرتے ہیں۔ اس میں) کسی طرح کا قصور نہیں کرتے، پھر تمام بندے اللہ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ جو ان کا مالک حقیقی ہے۔ یاد رکھو، حکم اسی کا حکم ہے، اور حساب لینے والوں میں اس سے جلد حساب لینے والا کوئی نہیں!

فطرت انسانی کے احوال اور واردات سے استشہاد۔

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو وہ کون ہے جو تمہیں بیابانوں اور سمندروں کی اندھیریوں میں نجات دیتا ہے۔ اور جس کی جناب میں آہ و زاری

وہ کون ہے جس نے بیابانوں اور سمندروں کی تاریکیوں میں تمہاری رہنمائی کا سامان کر دیا ہے اور جو تمہاری دعائیں سنتا اور تمہاری آہ و زاریوں کو قبول کر لیتا ہے، جب تم مصیبت میں پڑتے ہو تو اسے پکارتے ہو،

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ
ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا ۶۹
وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ
نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ
وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ
اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۷۰

اور جو لوگ پرہیزگاری کی راہ چلنے والے ہیں ان پر ایسے لوگوں کے کاموں کی کوئی ذمہ واری نہیں (کہ ان کی فکریں پڑیں) جو کچھ ان کے ذمے ہے وہ تو یہ ہے کہ خود نصیحت پکڑیں تاکہ (برائیوں سے) بچیں۔

اور (اے پیغمبر!) جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا لیا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے تو ایسے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور کلام الٰہی کے ذریعے نصیحت کرتے رہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان اپنی بدعملی کی وجہ سے ہلاکت میں چھوڑ دیا جائے۔ (کیونکہ اگر چھوڑ دیا گیا تو) اللہ کے سوا کوئی نہیں جو اس کا مددگار ہوگا۔ یا اس کی شفاعت کر کے اسے بچا لیگا (بدعملیوں کے) جس قدر بدلے بھی ہو سکتے ہیں اگر وہ سب دیدے، تو اس سے نہ لیا جائے (کہ بدعملی کے نتیجہ سے کوئی فدیہ نہیں بچا سکتا) یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی بدعملیوں کی وجہ سے ہلاکت میں چھوڑ دیئے گئے، ان کے لئے کھولتا ہوا پانی پینے کے لئے ہوگا اور انکار حق کی جزا میں دردناک عذاب!

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ
بِوَكِيْلٍ ۝ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۚ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا
رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى
يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا
تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور (اے پیغمبر) تیری قوم نے اُسے جھٹلایا ہے۔ حالانکہ وہ حق ہے (یعنی قرآن کو جھٹلایا ہے اور وہ حق ہے) تو ضرور ہے کہ اس کا نتیجہ اس کے آگے تئے پس) تم کہہ دو (اگر تم جھٹلاتے ہو تو جھٹلاؤ) میں تم پر کچھ نگہبان نہیں ہوں (کہ تمہیں حق کے مان لینے پر مجبور کر دوں) ہر خبر کے لئے ایک ٹھہرایا ہوا وقت ہے (کہ اس وقت اس کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے) اور قریب ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے۔

جن لوگوں میں حق کی طلب نہ ہو اور محض اپنی بات کی سچ کرنے کے لئے اور مطالب حق کو رد و کد کا مشغلہ بنانے کے لئے بحث و نزاع کریں، تو راستباز انسان کو چاہیئے ان سے کنارکش ہو جائے کیونکہ جدل و نزاع کی راہ ہدایت کی راہ نہیں ہے اور جدل کرنے والے کبھی ہدایت نہیں پا سکتے (دیکھو بقرہ ۲۵۸)

اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں میں (انکار و شرارت سے) کاوشیں کرتے ہیں، تو تم ان کے ساتھ بحث کرنے میں وقت ضائع نہ کرو اور) ان سے کنارہ کش ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں غور و خوض کرنے لگیں۔ اور اگر ایسا ہو کہ شیطان تمہیں (یہ بات) بھلا دے (یعنی تم سہو و نسیان میں پڑ کر ان سے بحث و نزاع کرنے لگو) تو چاہیئے کہ یاد آجانے کے بعد ایسے گروہ کی مجلسوں میں نہ بیٹھو جو ظلم کرنے والے ہیں۔

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ ۷۲
وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ وَيَوْمَ يَقُوْلُ
كُنْ فَيَكُوْنُ ۭ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ ۷۳

نیز ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ نماز قائم کرو اور (ہر حال میں) خدا (کی نافرمانیوں کے نتائج) سے ڈرتے رہو اور اسی کی طرف (بالآخر) تم سب اکٹھے لے جائے جاؤ گے۔ ۷۲

اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو علم و حقیقت کے ساتھ پیدا کیا (یعنے مصلحت و حکمت کے ساتھ بنایا) اور (اس کی قدرت کا یہ حال ہے کہ) جس دن وہ کہہ دے "ہو جا" تو (جیسا کچھ اس نے چاہا) ویسا ہی ہو جائے۔ اس کا قول حق ہے (یعنے جو کچھ حکم دیتا ہے علم و حقیقت کے ساتھ دیتا ہے)

اور جس دن صور پھونکا جائے گا (اور قیامت کے برپا ہونے کا اعلان ہوگا) تو اس دن اسی کے لئے بادشاہی ہوگی۔ وہ غیب اور شہادت کا (یعنے جو کچھ تمہارے لئے محسوس ہے اور جو کچھ غیر محسوس) جاننے والا ہے اور حکمت رکھنے والا،

اور آگاہ ہے! ۷۳

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَ
نُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ
الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى
الْهُدَى ائْتِنَا ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَاُمِرْنَا
لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

"مومن" وحی ونبوت کی ہدایت اور علم ویقین کی روشنی اپنے سامنے رکھتا ہے اس لئے فلاح وسعادت کی شاہراہ سے کبھی نہیں بھٹک سکتا لیکن منکرِ حق کے سامنے کوئی روشنی نہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی بیابان میں کھویا گیا ہو اور حیران وسرگرداں پھر رہا ہو کبھی ایک طرف کو دوڑے کبھی دوسری طرف کو۔ کوئی معین اور یقینی راہ اس کے سامنے نہ ہو۔

ایمان اور کفر کی حقیقت سمجھنے کے لئے اس مثال پر غور کرو جس قدر غور کرتے جاؤ گے حقیقت کی وضاحت بڑھتی جائیگی۔ آیت (۷۳) میں "تخلیق بالحق" کی طرف اشارہ کیا ہے، یعنی کائناتِ خلقت کی تمام باتیں یقین دلاتی ہیں کہ یہ کارخانہ علم وحکمت کے ساتھ بنایا گیا ہے اور کوئی بنانے والا ہے جو چاہتا تھا کہ ایک منظم مرتب کامل اور حسن وخوبی رکھنے والا کارخانہ وجود میں آجائے (دیکھو آل عمران ۱۹۰) جن چیزوں کو ہم اپنے پانچ حاسوں سے محسوس کرسکتے ہیں وہ ہمارے لئے مشہود ہیں جنہیں محسوس نہیں کرسکتے وہ پوشیدہ ہیں قرآن ان کیلئے عالم شہادت اور عالم غیب کا لفظ

(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے پوچھو "کیا تم چاہتے ہو ہم خدا کو چھوڑ کر انہیں پکاریں، جو (ہماری ہی طرح بے بس اور عاجز مخلوق ہیں) نہ تو ہمیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان؟ اور باوجودیکہ خدا ہمیں (خدا پرستی کی) سیدھی راہ دکھا چکا ہے لیکن ہم گمراہی کی طرف) الٹے پاؤں پھر جائیں اور ہماری مثال اس آدمی کی سی ہو جائے جسے شیطان نے بیابان میں گمراہ کردیا ہو۔ حیران وپریشان پھر رہا ہے اور اس کے ساتھی ہیں جو اسے راہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ ادھر کھو گیا ہے ادھر آ۔ (اے پیغمبر!) کہہ دو خدا کی ہدایت تو وہی الھدیٰ ہے یعنی ہدایت کی حقیقی راہ جو ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ تمام جہانوں کے پروردگار کے آگے سر اطاعت جھکا دیں۔

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ
لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا
رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ
اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝

اور چھپ جانیوالی ہیں میں ان کا پرستار نہیں کیونکہ جو ہستی اپنے طلوع و غروب میں کسی ٹھہرائے ہوئے قاعدے و حکم کی پابند ہوئی تو وہ پروردہ ہوئی۔ پروردگار نہیں ہو سکتی پھر پردہ ظلمت چاک ہوا اور چاند چمکتا ہوا نکل آیا۔ وہ بولے "یہ پروردگار ہے" لیکن وہ بھی نہ ٹک سکا اور غروب ہو گیا۔ اب صبح ہوئی اور مہر جہانتاب درخشاں ہو گیا۔ یہ سب سے بڑا ہے۔ اس سے بڑا اجرام سماویہ میں کوئی نہیں۔ لیکن دیکھو یہ بھی قدسی نے حکم کے آگے جھکا ہوا ہے۔ اس کی روشنی کو بھی قرار نہیں پہلے بڑھنے لگی پھر ڈھلنے لگی۔ پھر رفتہ رفتہ چھپ گئی۔ حضرت ابراہیم نے کہا نہیں ان میں سے کوئی بھی پروردگار نہیں ہو سکتا کیونکہ سب زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ ہم مختار نہیں مجبور ہیں، حاکم نہیں محکوم ہیں، ہم سے بھی ایک بالاتر ہستی ہے جس نے ہمیں اپنے حکموں اور قاعدوں کے آگے جھکا رکھا ہے پس وہ جو ان سے بالاتر ہے اور ان سب کا بنانے والا ہے میں صرف اسی کا ہو رہا۔ میری راہ شرک کرنے والوں کی راہ نہیں۔

پھر جب ان کی قوم نے رد و کد کی تو انہوں نے کہا۔ تم مجھے اپنے معبودان باطل سے نہ ڈراؤ دیکھو ہم دونوں فریق ہیں، ایک میں ہوں کہ انہیں اتنا جن کے ماننے کے لئے کوئی دلیل اور روشنی موجود نہیں۔ ایک تم ہو کہ ان سب کی پرستاری کرتے ہو جن کی پرستاری کے لئے کوئی دلیل و روشنی موجود نہیں۔ بتلاؤ دونوں فریقوں میں سے کس کی راہ امن کی ہوئی۔

یہ حقیقت کہ پرستش اسی کی کرنی چاہئے جس کی پرستش کے لئے علم و بصیرت کی شہادت موجود ہو اور بنیاد اس معاملے کی علم و حقیقت ہے، نہ کہ رسم و تقلید، وہ حجت

پھر جب ایسا ہوا کہ چاند چمکتا ہوا نکل آیا تو ابراہیم نے کہا "یہ میرا پروردگار ہے" لیکن جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا "اگر میرے پروردگار نے مجھے راہ نہ دکھا دی ہوتی تو میں ضرور اسی گروہ میں سے ہو جاتا جو سیدھے راستے سے بھٹک گیا ہے۔

پھر (جب صبح ہوئی اور) سورج چمکتا ہوا طلوع ہوا تو ابراہیم نے کہا "یہ میرا پروردگار ہے، یہ سب سے بڑا ہے" لیکن جب وہ بھی غروب ہو گیا تو اس نے کہا "اے میری قوم! تم جو کچھ خدا کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو میں اس سے بیزار ہوں

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا
اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَ قَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝
وَ كَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
وَ لِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ
قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝

توحید اسی کی حجت پر حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر القا کی گئی اور جو تمام رسولوں کی دعوت رہی ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کا ظہور ایک ایسے عہد اور ملک میں ہوا جب بابل اور نینوا کی عظیم الشان قومیں اجرام سماویہ کی پرستش میں مبتلا تھیں اور شہر اُور میں زہرہ چاند اور سورج کے مندر تھے جہاں صبح و شام پرستاری کے لئے لوگ جمع ہوا کرتے تھے۔ لیکن حضرت ابراہیم کے قلب سلیم پر خدا پرستی کی صداقت کھول دی گئی۔ خدا نے ان پر اپنی بادشاہت اور کارفرمائی کے جلوے کچھ اس طرح روشن کر دیئے کہ جہل و غفلت کا کوئی پردہ بھی ان کی معرفت میں حائل نہ ہو سکا۔ یہ حقیقت جب ان پر کھولی گئی۔ تو علم و بصیرت کی کونسی حجت تھی جس نے ان کی رہنمائی کی، قرآن نے ایک ایسے سیر بیں یہاں کی جو اس کی عجیب غریب بلاغت کا مظہر ہے یہاں اس کا مرقع ہمارے سامنے کھینچ دیا ہے

جب شام ہوئی تو زہرہ سردار ہوئی اور اپنی ساری دلچسپیوں کے ساتھ پردہ شب سے جھانکنے لگی حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کا عقیدہ نقل کرتے ہوئے کہا یہ چمکتا ہوا ستارہ میرا پروردگار ہے کیونکہ اسی کی مورتی کی پوجا کی جاتی ہے لیکن جب کچھ دیر کے بعد ڈوب گیا، تو انہوں نے کہا جو ہستیاں ڈوب جانیوالی

اور (دیکھو) جب ایسا ہوا تھا کہ ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا تھا "کیا تم (پتھر کے) بتوں کو معبود مانتے ہو۔ میرے نزدیک تو تم اور تمہاری قوم کھلی گمراہی میں مبتلا ہے"۔ اور اسی طرح ہم نے ابراہیم کو آسمان کی اور زمین کی بادشاہت کے جلوے دکھا دیئے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

پھر (دیکھو) جب ایسا ہوا کہ اس پر رات کی اندھیری چھا گئی تو اس نے (آسمان پر) ایک ستارہ (چمکتا ہوا) دیکھا اس نے کہا "یہ میرا پروردگار ہے" (کہ سب لوگ اسکی پرستش کرتے ہیں) لیکن جب وہ ڈوب گیا، تو کہا نہیں میں انہیں پسند نہیں کرتا جو ڈوب جانیوالے ہیں (یعنی طلوع و غروب ہوتے رہتے ہیں)

يُنَزِّلَ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ
اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ
الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَتِلْكَ
حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ
نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ
اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝

کوئی سند اور دلیل تم پر نہیں اُتری ؟ بتلاؤ، ہم دونوں فریقوں میں سے کس کی راہ امن کی راہ ہوئی - اگر تم علم و بصیرت رکھتے ہو ؟
جن لوگوں نے خدا کو مانا اور اپنے ماننے کو ظلم سے (یعنے شرک سے) آلودہ نہیں کیا، تو ان ہی کے لئے امن ہے اور یہی ٹھیک راستے پر ہوئے
اور (دیکھو) یہ ہماری حجت ہے جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر دی تھی - ہم جس کے مرتبے بلند کرنا چاہتے ہیں، (اُسے علم و دلیل کا عرفان دے کر) بلند کر دیتے ہیں، اور یقیناً تمہارا پروردگار حکمت دینے والا، علم عطا کرنے والا ہے

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا
وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَحَآجَّهُ قَوْمُهُ ۚ قَالَ أَتُحَآجُّونِّي
فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَآ أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِۦٓ
إِلَّآ أَن يَشَآءَ رَبِّي شَيْـًٔا ۗ وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۝ وَكَيْفَ
أَخَافُ مَآ أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُم بِاللّٰهِ مَا لَمْ

بالغہ ہے جو اللہ نے حضرت ابراہیم کے قلب پر کھول دی تھی یہی بنیادی صداقت ہے جس سے خدا پرستی کی راہ کی تمام روشنیاں ظہور میں آئیں۔

میں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر صرف اس ہستی کی طرف رُخ کر لیا ہے۔ جو کسی کی بنائی ہوئی نہیں (بلکہ) آسمان اور زمین کی بنانے والی ہے (اور جس کے حکم اور قانون پر آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات چل رہی ہیں اور میں ان میں سے نہیں جو اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے ہیں! اور پھر ابراہیم سے اس کی قوم نے رد و کد کی۔ ابراہیم نے کہا۔ کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں رد و کد کرتے ہو حالانکہ اس نے مجھے راہ حق دکھا دی ہے باقی رہی یہ بات کہ تم مجھے اپنے معبودانِ باطل کا ڈر دکھاتے ہو تو (یاد رکھو) جنہیں تم نے خدا کا شریک ٹھہرا لیا ہے میں ان سے نہیں ڈرتا میں جانتا ہوں کہ جب تک میرا پروردگار مجھے نقصان پہنچانا نہ چاہے۔ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ میرا پروردگار اپنے علم سے تمام چیزوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے پھر کیا تم (حقیقت کی اتنی وضاحت پر بھی) نصیحت نہیں پکڑتے؟

"اور (دیکھو) میں ان ہستیوں سے کیوں ڈروں جنہیں تم نے خدا کا شریک ٹھہرا لیا ہے جبکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ خدا کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراؤ جس کیلئے

٨٦ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ
٨٧ مُّسْتَقِيْمٍ ○ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ
٨٨ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ

٨٦ کہ ان سب کو ہم نے دنیا والوں پر برتری دی تھی
اور ان کے آبا و اجداد اور ان کی نسل اور ان کے بھائی بندوں میں
سے بھی کتنوں ہی کو ہم نے اسی راہ پر چلایا) ان سب کو ہم نے برگزیدہ
کیا تھا اور (فلاح و سعادت کی) سیدھی راہ ان پر کھول دی تھی۔

یہ اللہ کی ہدایت ہے اپنے بندوں
میں سے جسے چاہے اس کی روشنی دکھا
دے اور اگر یہ لوگ (توحید کی راہ چھوڑ
کر) شرک کرتے تو ان کا سارا کیا دھرا
اکارت جاتا۔

اے پیغمبر!) یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے
کتاب اور حکومت اور نبوت (کی نعمت)
عطا فرمائی۔ پھر اگر یہ (مشرکین عرب)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل کی یہ تمام
شخصیتیں [illegible] کر لیا۔ [illegible] توحید کی راہ
[illegible] ہوئے [illegible] انہیں کتاب و نبوت کی
[illegible] ملے جس [illegible] تم بھی انہی کے نقش
قدم پر چلو [illegible] گروہ سچے مومنوں کا پیدا
کر دیا [illegible] پیروی و حفاظت اپنے ذمے لیگا
اور انکار کرنے کی جگہ سچائی کا شیدا ہوگا۔ چنانچہ
مہاجرین و انصار کا گروہ پیدا ہو گیا جس نے اس راہ کی
حفاظت اپنے ذمے لی۔

اس نعمت سے انکار کرتے ہیں (تو انکار کریں۔ ان کے انکار سے کچھ بگڑنے والا نہیں)
ہم نے اس کی (پیروی و حفاظت) ایک ایسے گروہ کے حوالے کر دی ہے جو

وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ
وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ
دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَ
مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ
كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ

---

اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق اور (اسحٰق کا بیٹا) یعقوب دیا - ہم نے ان سب کو سیدھی راہ دکھائی اور ابراہیم سے پہلے نوح کو دکھا چکے تھے۔

اور ابراہیم کی نسل میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ، ہارون کو بھی (یہی راہ دکھائی) ہم اسی طرح نیک کرداروں کو (ان کی نیک کرداری کا) بدلہ دیتے ہیں۔

اور زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس کو کہ یہ سب نیک انسانوں میں سے تھے، اور نیز اسمٰعیل، الیسع، یونس اور لوط کو!

وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۖ قُلِ اللّٰهُ ۙ
ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ وَهٰذَا كِتٰبٌ ۚ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ وَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ

پس یہاں پہلے علماء اہل کتاب کو الزامی جواب دیا ہے
اگر خدا اپنا کلام نازل نہیں کرتا تو حضرت موسیٰ پر کس نے
تورات نازل کی تھی، جسے اوراق صحائف میں لکھتے
ہے ہو اور جس کی صورت لوگوں پر ظاہر کرتے ہو لیکن
جس کے احکام ہوائے نفس سے چھپاتے ہو۔

پھر فرمایا یہ کلام حق جو نازل ہوا ہے بابرکت ہے کہ
کو برائیوں سے روکتا ہے نیکیوں کی دعوت دیتا ہے اور پہلی
دعوت سے اس نے ایک ایسی جماعت پیدا کر دی ہے جو
عبادت الٰہی میں ثابت قدم ہے۔ کیا ممکن ہے کہ جو اس
ایک ایسے مبارک کلام کا حامل ہو وہ اللہ پر افترا کرنے والا
دوسروں سے بڑھکر دنیا میں کوئی گنہگاری کا کام نہیں ہو سکتا
اس کے بعد آیت (۹۵) سے (۹۹) تک منکرین تنزیل
کو حقیقی جواب دیا گیا ہے۔

اور (اس کے مطالب و احکام میں سے بہت
باتیں پوشیدہ رکھتے ہو) نیز (جس کتاب کے ذریعے)
تمہیں وہ باتیں سکھائی گئیں جو پہلے نہ تو تم
جانتے تھے نہ تمہارے باپ دادا جانتے تھے۔
(اے پیغمبر) تم کہو اللہ نے (اور پھر انہیں انکی
کاوشوں (اور کج بحثیوں) میں چھوڑ دو کہ
(اس بات کا کوئی معقول جواب نہ پاکر اپنی
آرزو سرائیوں میں) کھیلتے رہیں۔

اور (دیکھو) یہ کتاب (قرآن) ہے جسے ہم
نے (تورات کی طرح) نازل کیا۔ برکت والی اور
(جو کتاب) اس سے پہلے (نازل ہو چکی ہے)
اس کی تصدیق کرنے والی اور اس لئے نازل کی تاکہ تم ام القریٰ (یعنی شہر مکہ) کے باشندوں
کو اور ان کو جو ان کے چاروں طرف بستے ہیں (گمراہیوں کے نتیجوں سے متنبہ کرو، سو جو لوگ آخرت کا
یقین رکھتے ہیں وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور (ایمان لانے کے بعد ایسے ہو گئے ہیں کہ اپنی
نمازوں کی نگہداشت سے غافل نہیں ہوتے۔

۸۹ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ
فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا
ع ۹ ۱۱ ۱۲ ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ
جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا

(ان لوگوں کی طرح) سچائی سے انکار کرنے والا نہیں ہے (بلکہ اس کا قدر شناس ہے)
(اے پیغمبر!) یہ وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے راہ حق دکھا دی۔ پس تم بھی انہی کی
راہ کی پیروی کرو۔ تم کہہ دو۔ میں اس (رہنمائی) پر تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا۔ یہ
اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ تمام دنیا کے لئے نصیحت ہے، تو تم مجھے کتنا ہی دکھ
دو۔ میں ادائے فرض سے باز آنے والا نہیں)

یہاں ان لوگوں کا رد کیا ہے جو وحی و کتاب کے نزول پر تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے خدا کی طرف سے کوئی کتاب کسی انسان پر نازل نہیں ہو سکتی یہ محض دعوے ہی دعوے ہے۔

منکرین تنزیل میں دو طرح کے لوگ تھے۔ یہ کہ وہ علماء اہل کتاب کا تھا۔ یہ لوگ اگرچہ وحی و تنزیل کے منکر نہ تھے لیکن تعصب و نفسانیت کی وجہ سے نزول قرآن پر اظہار تعجب کرتے، اور کہتے خدا کا کلام کبھی اس طرح نازل نہیں ہو سکتا۔ چونکہ عرب میں یہی لوگ پڑھے لکھے اور باخبر سمجھے جاتے تھے۔ اس لئے مشرک بھی ان کی باتوں سے حجت پکڑتے۔

دوسرا گروہ منکرین وحی و نبوت کا تھا۔

اور (دیکھو) جب ان لوگوں نے کہا۔ "خدا نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں اتاری ہے" (یعنے وحی و تنزیل سے انکار کیا) تو خدا کی خدائی کا جواز ... کرنا چاہئے وہ انہوں نے نہیں کیا۔ (اے پیغمبر!) تم کہو، اگر ایسا ہی ہے تو کس نے وہ کتاب اتاری جسے موسیٰ لایا تھا (وہ کتاب) جو لوگوں کیلئے روشنی اور ہدایت ہے اور جسے تم اوراق کا مجموعہ بنا کر لوگوں کو دکھاتے ہو۔

نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۭ
لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ ۹۴
وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۹۵

منکرین وحی و تنزیل کی حقیقی [illegible]

ان کا انکار نقل کرتے ہوئے (۹۱) میں فرمایا تھا۔ "خدا کی [illegible] کا جو اندازہ کرنا چاہیے تھا [illegible] کیا یعنی [illegible] کے صفات و اعمال کی [illegible] خیال [illegible] تشریح [illegible] ہے جس پروردگار عالم [illegible] رحمت کا یہ حال ہے کہ اس نے تمہاری زندگی [illegible] کے ہر طرح کا سامان مہیا کر [illegible] کارخانہ خلقت [illegible] کوئی چیز نہیں [illegible] بھی ہو [illegible] تھا [illegible] کی ہدایت و پرورش کے لئے کچھ بھی [illegible] [illegible] وحی و تنزیل کی ضرورت [illegible] یقیناً تم نے خدا کی [illegible] کاموں کو دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش نہیں کی [illegible]

(دیکھو) یہ اللہ ہی کی کارفرمائی ہے کہ وہ [illegible] دانے اور گٹھلی کو جو زمین میں ڈال دی جاتی ہے [illegible] اور ایک [illegible] زندہ [illegible] والا درخت پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ زندہ [illegible] مردہ سے نکال سکتا ہے اور وہی [illegible] کو زندہ سے نکالنے والا ہے۔ وہی [illegible] پروردگار حکیم [illegible] پھر افسوس تمہاری [illegible] تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو۔

[illegible] رحمت سے گرا دیا جائے جس کی تمام [illegible] شہادت دے رہی ہے

وہ جو زمین کی موت کو زندگی سے بدل دیتا ہے کیا تمہاری [illegible] کی موت کو زندگی سے نہیں بدل دیگا۔ جو ستاروں کی روشن علامتوں سے بیابانوں اور سمندروں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے کیا تمہاری [illegible] کو چھوڑ دیگا کہ بھٹکتی رہے اور اس کی رہنمائی کے لئے کوئی روشنی نہ ہو۔ تم اس بات پر تو کبھی متعجب نہیں ہوتے کہ کھیت لہلہا رہے ہیں اور آسمان سے باذن رحمت برس رہی ہے پھر اس پر کیوں متعجب ہوتے ہو کہ انسان کی روحانی پرورش کے لئے سامان زندگی مہیا ہے اور خدا کی وحی نازل ہو رہی ہے؟ افسوس تم پر! تم نے ایسا سمجھ کر خدا کی رحمت و ربوبیت کی بڑی ہی ناقدری کی۔

اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ
الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا
اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ
غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا
خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا

اور اس سے بڑھکر ظلم کرنے والا کون ہے جو خدا پر جھوٹ بول کر افترا کرے، یا کہے مجھ پر وحی کی گئی ہے اور حقیقت میں اس پر کوئی وحی نہیں آئی اور اس سے بھی جو خدا کی وحی کا مقابلہ کرے، اور (کہے) میں بھی ایسی [illegible] دکھاؤں گا جیسی خدا نے اتاری ہے؟ اور (اے پیغمبر) تم تعجب کرو اگر ظالموں کو اس حالت میں دیکھو جب وہ جانکنی کی بے ہوشیوں میں (بے دم) پڑے ہونگے اور فرشتے (ان کی جان نکالنے کے لئے) ہاتھ بڑھائے ہونگے (اور کہتے ہونگے) اپنی جانیں ہمارے حوالے کرو۔ آج کا دن وہ دن ہے کہ جو کچھ تم خدا پر تہمتیں باندھتے تھے اور اس کی آیتوں کی تکذیب سے گھمنڈ کرتے تھے اس کی پاداش میں تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے۔

اور پھر خدا فرمائے گا) دیکھو (آخر) تم ہمارے حضور اکیلے یہاں آ گئے جس طرح تمہیں پہلی مرتبہ اکیلا پیدا کیا گیا تھا اور جو کچھ (ساز و سامان) تمہیں (دنیا میں) دیا تھا۔ وہ سب اپنے پیچھے چھوڑ آئے (آج) ہم تمہارے ساتھ ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے۔ جنہیں تم نے شفاعت کا وسیلہ سمجھا تھا۔ اور جن کی نسبت تمہارا زعم تھا کہ تمہارے کاموں میں وہ خدا کے شریک ہیں۔ تمہارے (اعتماد باطل کے) سارے رشتے ٹوٹ گئے۔ جو کچھ تم زعم رکھتے تھے۔ سب کے سب تم سے کھوئے گئے۔"

وَهُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا
نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ
وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ
مُتَشَابِهٍ ۚ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۚ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ۹۹

اور (دیکھو) وہی ہے جو آسمان سے (یعنی بلندی سے) پانی برساتا ہے۔ پھر اس سے ہر طرح کی روئیدگی پیدا کرتا ہے۔ پھر روئیدگی سے ہری ہری ٹہنیاں نکل آتی ہیں اور ٹہنیوں سے دانے نمودار ہو جاتے ہیں۔ ایک دانے سے دوسرا دانہ ملا ہوا اور (اسی طرح) کھجور کے درخت سے بھی پھل پیدا ہو جاتے ہیں، جس کی شاخوں میں گچھے جھکے پڑتے ہیں۔ اور اسی طرح، انگور، زیتون اور انار کے باغ پیدا کئے۔ صورت شکل میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے، اور ایک دوسرے سے الگ الگ۔ ان کے پھلوں کو دیکھو جب درخت پھل لاتا ہے (کیسے عجیب و غریب طریقے سے ٹہنیوں اور جڑوں میں سے نکلتے ہیں اور پھر ایک مقررہ نظام کے ساتھ درجہ بدرجہ پکتے اور پختگی سے قریب ہوتے جاتے ہیں) اور پھر ان کے پکنے کو دیکھو (کچے پکے کے بعد اپنے جرم، اپنی رنگت، اپنی خوشبو، اور اپنے مزے میں کیسی عجیب نوعیت پیدا کر لیتے ہیں؟) بلاشبہ جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اس بات میں (ربوبیت الٰہی کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں۔ ۹۹

فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ ۹۷
لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ ۹۸
وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝

رات کا پردہ چاک کر کے صبح نمودار کرنے والا اور رات کی اندھیری کو دن کے اُجالے میں بدل دینے والا) اس نے رات کو (تمہارے لئے) راحت و سکون کا سامان بنا دیا اور سورج اور چاند کے طلوع و غروب کا ایسا ڈھنگ رکھا کہ) حساب کا معیار بن گئے (ممکن نہیں ایک پل کے لئے بھی کمی بیشی ہو جائے) یہ اس کا مقرر کیا ہوا اندازہ ہے جو سب پر غالب ہے اور علم رکھنے والا ہے۔

اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنا دیئے کہ بیابانوں اور سمندروں کی اندھیریوں میں ان کی علامتوں سے راہ پاؤ۔ بلاشبہ ہم نے ان لوگوں کے لئے جو جاننے والے ہیں (اپنی ربوبیت و رحمت کی) نشانیاں کھول کھول کے بیان کر دی ہیں۔

اور (پھر دیکھو) وہی ہے جس نے تمہیں اکیلی جان سے نشوونما دی پھر تمہارے لئے قرار پانے کی جگہ ہے (یعنے شکم مادر) اور سپردگی کا مقام ہے (یعنے مرنے کی جگہ) بلاشبہ جو لوگ بات کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں ان کے لئے ہم نے اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ ۱۰۲
الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ ۱۰۳
رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ
بِحَفِيْظٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ ۱۰۴

قرآن کا یہ استدلال "برہانِ ربوبیت" کا استدلال ہے۔ آیت (۱۰۰) میں مشرکین عرب کے مشرکانہ عقائد کو رد کیا ہے یہ لوگ جنوں کی نسبت طرح طرح کے توہم پرستانہ خیالات رکھتے تھے اور سمجھتے تھے وہ جس انسان کو چاہیں فوق فطرت طریقہ پر نقصان پہنچا دیں جسے چاہیں عجیب عجیب طاقتیں دیدیں نیز ان کا خیال تھا کہ یک رد میں یعنے فرشتے خدا کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں اور وہ کارخانہ عالم میں طرح طرح کے تصرفات کر سکتے ہیں

یہی خدا تمہارا پروردگار ہے۔ کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا۔ پس تم اسی کی بندگی کرو ہر چیز اسی کے حوالے ہے۔

اسے نگاہیں نہیں پا سکتیں بلکہ وہ تمام نگاہوں کو پا لیتا ہے۔ وہ بڑا باریک بین اور آگاہ ہے۔

(دیکھو) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس علم و دلیل کی روشنیاں آچکی ہیں (جہل و نادانی کا اب کوئی عذر باقی نہیں رہا) پس اب جو کوئی دیکھے اور سمجھے، تو (اس کا فائدہ) خود اسی کے لئے ہے، اور جو کوئی اپنی آنکھوں سے کام نہ لے اور) اندھا ہو جائے تو اس کا وبال اسی کے سر آئے گا، اور (اے پیغمبر! تم کہدو!) میں تم پر کچھ پاسبان نہیں ہوں (کہ جبراً تمہاری آنکھیں کھول دوں)۔

اور (دیکھو) اسی طرح ہم گوناگوں طریقوں سے آیتیں بیان کرتے ہیں (تاکہ حجت تمام ہو جائے) اور تاکہ وہ بول اٹھیں، تم نے (بیانِ حق میں کوئی کمی نہیں کی، سب کچھ)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَ
بَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ
كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

پچھلی آیتوں میں ایک طرف تو منکرین وحی و تنزیل کو جواب دیا ہے دوسری طرف کارخانہ ہستی کے "نظام ربوبیت" سے خدائے واحد کی ہستی [illegible] کیا ہے اور یہ قرآن کا عام اسلوب بیان ہے [illegible] سے مقصود یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں [illegible] خلقت ہماری پرورش [illegible] کارسازی میں [illegible] باتیں کچھ اس طرح کی واقع ہوئی ہیں [illegible] بڑی ہی حکمت اور دقیقہ سنجی کے ساتھ [illegible] احتیاجات پرورش [illegible] کارخانہ جاری کر دیا ہے۔

قرآن کہتا ہے [illegible] تو پھر وہ کون [illegible] ربوبیت کا یہ [illegible] قائم کر رکھا ہے۔

وہ توحید پر بھی اسی سے استدلال کرتا ہے تم نے خدا کو چھوڑ کر جن ہستیوں کو معبود بنا رکھا ہے ان میں سے کون ہے جسے اس کارخانہ ربوبیت کے بنانے یا چلانے میں کچھ بھی دخل ہو۔

اور [illegible] ان لوگوں نے خدا کے ساتھ جنوں کو (طاقت و تصرف میں) [illegible] ٹھہرا لیا ہے۔ حالانکہ (یہ مانتے ہیں کہ تمام مخلوقات کی طرح) انہیں بھی خدا ہی نے پیدا کیا ہے اور انہوں نے بغیر اس کے کہ علم کی کوئی روشنی اپنے سامنے رکھتے ہوں۔ خدا کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بھی تراش [illegible] خدا کی پاکی ہو اس کی ذات تو ان [illegible] باتوں سے بلند اور پاک ہے جو یہ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں وہ آسمانوں کا اور زمین کا موجد ہے۔ (یعنے بغیر کسی سابق مثال کے محض اپنے علم و قدرت سے بنانے والا ہے) یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو جبکہ کوئی اس کی بیوی نہیں اسی نے تمام چیزیں پیدا کیں اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ
عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ
رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَأَقْسَمُوا
بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا

کی نظر میں وہی کام اچھا ہے جو وہ کرتا ہے تمہاری نظروں میں اس کی راہ کتنی ہی بری ہو لیکن اس کی نظروں میں تو ویسی ہی اچھی ہے جیسی تمہاری نظروں میں تمہاری راہ پس ضروری ہے کہ اس بارے میں برداشت اور رواداری سے کام لو۔

اس کے بعد فرمایا جو لوگ شرک و بت پرستی میں مبتلا ہیں تم انہیں دعوت حق دو اگر برا بھلا نہ کہو اگر تم ان کے بتوں کو برا بھلا کہو گے تو وہ بھی خدا کو برا بھلا کہیں گے نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم انہیں گالیاں دو گے وہ تمہیں دیں گے طلب حق کی بات نہیں رہے گی۔ آپس میں گالی گلوچ کرنا ہوگا۔

اور (مسلمانوں) اگر خدا کے سوا دوسری ہستیوں کو پکارتے ہیں تم ان کے معبودوں کو گالیاں نہ دو کہ پھر وہ بھی حد سے متجاوز ہو کر بے سمجھے بوجھے خدا کو برا بھلا کہنے لگیں۔ ہم نے اس طرح ہر قوم کے لئے اس کے کاموں کو خوش نما بنا دیا (کہ ہر قوم اپنی راہ رکھتی ہے اور اپنی ہی راہ اسے اچھی دکھائی دیتی ہے) پھر بالآخر سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے۔ اس وقت وہ اُن سب پر اُن کے کاموں کی حقیقت کھول دے گا۔ جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے ہیں۔

اور یہ (منکرین حق) خدا کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں۔ "اگر کوئی نشانی ان کے سامنے آجائے تو وہ ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے۔"

لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ ۝ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا
وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ
وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝

---

پڑھ سنایا۔ یہ اس لئے کہ جو لوگ جاننے والے ہیں، ان کے لئے (دلائل حق) روشن کر دیں۔
(اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کی طرف سے جو کچھ تم پر وحی کی گئی ہے۔ تم اس کی پیروی کرو کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف اسی کی ذات، اور مشرکوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔

اور اگر اللہ چاہتا تو اس کی قدرت رکھتا تھا کہ انسان کو اس طرح کا بنا دیتا کہ کہ سب ایک ہی راہ چلنے والے ہوتے اور) یہ لوگ شرک نہ کرتے (لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ اس کی مشیت کا یہی فیصلہ ہوا کہ ہر انسان اپنی اپنی سمجھ اور اپنی اپنی رائے رکھے پس تم جو کچھ کر سکتے ہو یہی ہے کہ سچائی کی راہ دکھا دو۔ انہیں جبراً اپنی راہ پر چلا نہیں سکتے) ہم نے تمہیں نہ تو ان پر پاسبان بنایا ہے (کہ ان کی رائے اور عمل کی نگہبانی کرو) نہ تمہارے حوالے انکی ذمہ داری ہے (کہ انکے نہ ماننے کیلئے اپنے کو ذمہ دار سمجھو)

---

یہاں اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ دنیا میں اختلاف فکر و عمل ناگزیر ہے اور تم تمام انسانوں کو ایک ہی فکر و رائے کا نہیں بنا دے سکتے پس جس بات کو تم حق سمجھتے ہو، اس کی دعوت دو لیکن اس کی کد نہ کرو کہ سب لوگ تمہاری بات ضرور ہی مان لیں جن کی سمجھ میں آئے گی مانیں گے جن کی سمجھ میں نہیں آئے گی نہیں مانیں گے تم لوگوں پر پاسبان نہیں بنا دیئے گئے ہو کہ ان کے ہر فکر و عمل کی پاسبانی کرو۔ نہ تم میں سے کسی پر اس کی ذمہ داری ہے کہ دوسرے کو فوراً ہی نیک بنا دے۔ اگر خدا چاہتا تو انسان کو بھی حیوانات کی طرح بنا دیتا کہ سب اپنی حالت میں ایک ہی طرح کے ہوتے لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ اس نے ایسا نہیں چاہا اس نے انسان کی طبیعت ہی ایسی بنائی کہ ہر گروہ اپنی اپنی سمجھ اپنی اپنی رائے اور اپنی اپنی پسند رکھتا ہے اور ہر گروہ

قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَا اِذَا جَآءَتْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا ۱۰۹
لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُوْنَ ۝ ع ۱۳/۱۰/۱۹

(اے پیغمبر!) تم کہہ دو: نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں (کسی بندے کے اختیار میں نہیں) اور (مسلمانو!) تمہیں (ان لوگوں کا حال) کیا معلوم؟ اگر نشانیاں آ بھی جائیں (جب بھی یہ یقین کرنے والے نہیں!

ہم ان کے دلوں کو اور آنکھوں کو الٹ دیں (یعنے ہمارے ٹھہرائے ہوئے قانون کے بموجب ان کی سمجھ اور ان کی نظر کام نہ دے - یہ نشانیاں دیکھ کر بھی (اسی طرح) انکار کئے جائیں) جس طرح پہلی دفعہ قرآن سے انکار کیا اور ہم چھوڑ دیں کہ اپنی سرکشیوں میں بھٹکتے رہیں -

# آپ سے کیا پنہاں ہے

(مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم)

| | | |
|---|---|---|
| شہادتین | | ۰-۱۰-۰ |
| ولادتِ نبوی | | ۰-۱۰-۰ |
| حضرت یوسفؑ | | ۰-۱۰-۰ |
| نبی اور یارانِ نبی کے آخری لمحات | | ۰-۱۰-۰ |
| اکابرِ اسلام کے آخری لمحات | | ۰-۱۰-۰ |
| عیدین | | ۰-۱۰-۰ |
| نظام حکومت اسلامیہ | | ۰-۱۰-۰ |
| السیدہ فاطمہ بنت عبداللہ | | ۰-۱۰-۰ |
| تربیت عسکری اور قرآن حکیم | | ۰-۱۰-۰ |
| ذوالقرنین | | ۰-۱۰-۰ |
| پردہ قید کی علامت ہے یا آزادی کی ضمانت | | ۰-۱۰-۰ |
| عورتوں کی آزادی اور فرائض | | ۰-۱۰-۰ |
| خلافت | | ۰-۱۰-۰ |
| حقیقت حکم دفاع | | ۰-۱۰-۰ |
| فضائل دفاع | | ۰-۱۰-۰ |
| کاروانِ خیال | | ۰-۱۰-۰ |
| مساجد اسلامیہ اور خطبات سیاسیہ | | ۰-۱۰-۰ |
| غبارِ خاطر (چار حصے) | فی حصہ | ۰-۱۰-۰ |
| تذکرہ | " " | ۰-۱۰-۰ |
| ترجمان القرآن | فی پارہ | ۰-۱۰-۰ |
| اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان | | ۰-۱۰-۰ |
| پابندی عہد اور قرآن حکیم | | ۰-۱۰-۰ |
| مقاصدِ حج | | ۰-۱۰-۰ |
| تذکار نزولِ قرآن | | ۰-۱۰-۰ |